بچھڑا کچھ اس ادا سے
شازیہ مصطفیٰ
READING
Section

پرانے رابطوں کو پھر نئے وعدوں کی تلاش ہے
ذرا ایک بار تو کہنا' محبت مر نہیں سکتی
اگر ہم حسرتوں کی قبر میں ہی دفن ہوجائیں
تو یہ کتبوں پہ لکھ دینا' محبت مر نہیں سکتی

"احمد حسن! اگر صبح کا بھولا گھر واپس آجائے تو اسے بھولا نہیں کہتے ہیں۔"

"اماں جی یہ آپ کہہ رہی ہیں' پتا ہے اس نے ہماری کتنی بے عزتی کروائی ہے ہم اس لڑکی سے نگاہ تک نہیں ملا پاتے ہیں۔" احمد حسن کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ عباد کو گریبان سے پکڑ کے باہر نکال دیں۔

"معافی مانگ تو لی ہے بچے نے' اتنا شرمندہ ہے اب بس بھی کرو۔" اماں جی کو اپنے پوتے کی اتری صورت پر رحم آنے لگا جو سر جھکائے مؤدب انداز میں لب بھینچے ہوئے تھا۔

"اس کی معافی سے کیا سب کچھ ٹھیک ہوجائے گا' اس معصوم بچی کو اس نے کتنے دکھ دیئے' ماں تو چل بسی تھی اور اس نے یہ غم دیا۔" انہوں نے تیز لہجے میں کہتے ہوئے اس پر نگاہ ڈالی زینب کا الگ بیٹے کی حالت دیکھ کر دل دکھ رہا تھا' پورے تین سال بعد وہ گھر لوٹا تھا سب نے ہی خوش ہوکر گلے لگایا تھا لیکن احمد حسن واحد ہستی تھی جنہیں بیٹے کی اس حرکت پر غصہ تھا' جو اپنا ولیمہ چھوڑ کے اسی دن گھر سے بغیر بتائے چلا گیا تھا کیسے کیسے انہوں نے لوگوں کا سامنا کیا تھا یہ کوئی ان سے پوچھتا۔

"ابو میں ازالہ کرنے کو تیار ہوں' مانتا ہوں غلطی کی ہے۔"

"کتنی آسانی سے کہہ رہے ہو ازالہ کرنے کو تیار ہوں' شرم تو نہیں آتی' ارے یتیم لڑکی کا کچھ تو خیال کرلیتے۔"

"اماں جی اس سے کہیں یہ یہاں سے چلا جائے' مجھے وہ سب یاد آرہا ہے......" وہ درشت لہجے میں بولتے عباد کو کمرے سے نکلنے کا اشارہ کرنے لگے۔ عباد نے تاسف بھری نگاہوں سے انہیں دیکھا۔

"تو کیوں اداس ہوتا ہے' باپ ہے تیرا تھوڑا غصہ ہے مان جائے گا۔" اماں جی نے سر ہاتھوں میں تھامے عباد کے شانے پر تھپکی دی' وہ لاؤنج میں ہی صوفے پر بیٹھ گیا تھا کل رات ہی وہ آیا تھا سب ہی اس کی آمد سے خوش بھی تھے ایک طرف ابو کا غصہ کسی طور کم نہیں ہورہا تھا اور دوسری طرف سبرینہ تھی' جسے ایک سال پہلے دھتکار کے ہی چلا گیا تھا وہ بھی کوئی بات نہیں کررہی تھی۔

"میں کہہ تو رہا ہوں میں غلط تھا' میری سوچ غلط تھی۔" وہ روہانسا ہوگیا۔

"عباد! بس کرو اب تم جاکے آرام کرو' پہلے ہی تھکے ہوئے ہو۔" حمیرا نے اس کے الجھے بکھرے بالوں میں ہاتھ پھیرا' وہ افسردگی سے سوچ کے ہی رہ گیا کہ وہ ایسا کیا کرے کہ ابو مان جائیں۔

کمرے میں جیسے ہی آیا تو دیکھا ابھی تک کمرے میں نہیں آئی تھی نہ ہی کل آئی تھی اس کے کمرے کی ساری سیٹنگ ایسی ہی تھی جیسی وہ چھوڑ کے گیا تھا۔ وارڈ روب میں بھی اس کے سارے کپڑے اسی طرح لٹکے تھے جب پہلی رات عباد نے اپنا نائٹ سوٹ نکالنے کے لیے کھولا تھا وہ تیزی سے کمرے سے نکلا کہ پوچھے تو سبرینہ کیوں نہیں آرہی ہے۔

"امی! سبرینہ کہاں ہے؟" اس نے جھجکتے ہوئے ان سے پوچھا جو اس کے لیے دودھ بوائل کررہی تھیں۔

"سبرینہ! وہ تو سوگئی ہے' صبح اسے کالج بھی جانا ہوتا

ہے۔" وہ بتانے لگیں۔

"سوگئی ہے لیکن امی......" وہ بولتے بولتے جھجک کے رکا۔

"سبرینہ! تمہارے جانے کے بعد پھر کبھی اس کمرے میں گئی ہی نہیں۔"

"کیا......؟" وہ تو سکتے میں آ گیا۔

"یہ دودھ ہے پی لو اور ہاں سو جانا کہیں جاگتے رہو۔" وہ فل سائز مگ اسے پکڑا کے کچن سے نکل گئی تھیں۔

❀......❀......❀

"بیٹا! ناشتا تو ٹھیک طرح کرلو۔" حمیرا بیگم نے اسے ایک ہی سانس میں چائے کا گھونٹ بھرتے دیکھا۔

"امی آج ویسے بہت لیٹ ہوگئی ہوں۔" اس نے اپنا شولڈر بیگ اٹھایا' دوپٹہ قرینے سے سر پر جمایا' پیچ کلر کے پرنٹڈ کپڑوں میں بہت سوبر سی لگ رہی تھی۔

"بھابی جلدی آئیے پھر آپ مجھے الزام دیں گی۔" فائز کی جھنجلائی ہوئی آواز آئی یونیورسٹی جاتے ہوئے وہ اسے کالج چھوڑتا تھا جہاں وہ لیکچرار تھی' یہ جاب بھی اس نے ابو کے کہنے پر شروع کی تھی کہ وہ کچھ مصروف رہے۔

"اچھا دادی جان' اللہ حافظ۔" وہ تیزی سے مڑی' اسی وقت عباد ڈائننگ ہال میں داخل ہوا۔ سبرینہ خفیف سی ہوکے سائیڈ پر ہوگئی' نگاہ جھکالی تھی مگر وہ مقابل تھا اس نے بغور اس کے سادہ سے سراپے کو دیکھا۔

"بھابی! دس منٹ اوپر ہوگئے ہیں۔" فائز پھر چیخا۔

سبرینہ اس کے قریب سے ایک ہوا کے جھونکے کی طرح گزری تھی عباد کو اس کی بھینی بھینی مہک اپنے اطراف میں محسوس ہونے لگی۔

"تم جلدی نہیں اٹھ گئے؟" امی نے حیرانگی سے پوچھا' وہ چونک گیا پھر دادی جان کے ساتھ والی چیئر پر بیٹھ گیا۔

"پوری رات نیند ہی نہیں آئی۔" اس نے لمبی جمائی لی' تھکن سے مضمحل بھی لگا۔ دادی جان کو اس پر ترس آنے لگا۔

"بڑی دلہن! یہ تم ٹھیک نہیں کررہی ہو' سبرینہ اس کی بیوی ہے اسے کہو کہ اب اپنے کمرے میں سوئے۔" انہوں نے نکتہ اعتراض اٹھایا۔

عباد نے فوراً امی کے تاثرات دیکھے جو خاموش کھڑی تھیں حالانکہ وہ خود رات کو احمد حسن سے اسی بات پر بحث کرچکی تھیں مگر ان کا حکم کوئی ٹال نہیں سکتا انہوں نے صاف منع کردیا تھا کہ جب عباد کو اس کی پروا نہیں تو یہ سب بھی نہیں ہوگا۔

"اماں جی! آپ ان کے ابو کا فیصلہ جانتی ہیں نا۔" انہوں نے ہلکے تاسف سے کہا۔

"امی! سبرینہ میری بیوی ہے' کیا مجھے اپنی بیوی سے ملنے کے لیے' بات چیت کرنے کے لیے ان سے پوچھنا پڑے گا۔" وہ چڑ گیا' اخبار جو پڑھنے کے لیے ساتھ لایا تھا زور سے ٹیبل پر پٹخا' دادی جان نے تاسف بھری نگاہوں سے اس کا غصے سے لال بھبھوکا چہرہ دیکھا۔

"تمہیں پتا ہے نا وہ جو کہہ دیں اس پر عمل ضروری ہوتا ہے اس لیے عباد تم ان سے اب مزید کوئی ضد نہیں کرنا ورنہ سوچ لو بہت بڑا نقصان ہوسکتا ہے۔" وہ روہانسی ہوگئی تھیں' تین سال بعد تو بیٹے کی شکل دیکھی تھی' ڈرتی تھیں کہ احمد حسن غصے میں آ کر کوئی انتہائی فیصلہ نہ کرلیں۔

"امی میں شرمندہ ہوں پلیز کم از کم مجھے اس سے بات تو کرلینے دیں آخر وہ کیا چاہتی ہے؟"

"بچے حوصلہ کر' تو صبر کر پریشان نہ ہو۔ میں تیرے باپ کی اکڑ کو جانتی ہوں تو سبرینہ سے آزادی سے بات کر دیکھتی ہوں وہ کیسے روکتا ہے۔"

"اماں جی یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں؟" حمیرا تو متوحش زدہ رہ گئیں۔

"بڑی دلہن میں احمد حسن کی ماں ہوں وہ جو غلط کرے گا میں اسے ٹوکوں گی بھی۔" وہ خاصی سنجیدہ تھیں پھر وہ خود نہیں چاہتی تھیں کہ ان کا پوتا پر مایوسی کا شکار ہوکر دوسری جگہ جائے۔

"لیکن اماں جی انہوں نے مجھے سختی سے کہا ہے کہ سبرینہ سے عباد بات نہ کرے' مجھے نظر رکھنی ہے۔"

"امی آپ بھی ایسا کررہی ہیں۔" وہ دم بخود سا ہوگیا'

اسے ایسا لگا کہ سارے ہی غیر ہو گئے ہوں وہ لب بھینچ کے رہ گیا پھر وہ ناشتہ کے لیے بھی نہ رکا حالانکہ چچی جان نے بہت کہا لیکن وہ ڈائننگ ہال سے ہی نکل گیا تھا۔ امی اور اماں جی نے تاسف بھری سانس بھری تھی انہیں بیٹے کی بھی تو فکر تھی۔

❁......❁......❁

"بیٹھو میرے پاس۔" دادی جان نے اس کا ہاتھ پکڑ کے اپنے قریب بیڈ پر بٹھایا' وہ خاموشی سے بیٹھ گئی۔ اس کا قیام بھی انہی کے کمرے میں ہوتا تھا جب سے عباد اسے چھوڑ کے گیا تھا۔

"دیکھ بیٹی تو یہ نہیں سمجھنا کہ مجھے تیرا خیال نہیں ہے جو میں ایسی بات کہہ رہی ہوں۔" انہوں نے تمہید باندھی۔

"دادی جان! آپ کی ہر بات میرے لیے قابلِ احترام ہے اور پھر آپ کو جو کچھ کہنا ہے پلیز بلا جھجک کہہ دیجیے۔" وہ سمجھ گئی تھی کہ عباد کی طرف داری میں ہی وہ کچھ بولنے والی تھیں۔

"تم عباد سے بات کرلیا کرو وہ بچہ بہت نادم ہے۔"

"دادی جان آپ کا حکم سر آنکھوں پر ٹھیک ہے' میں کرلوں گی بات لیکن ماموں جان۔" وہ بولتے بولتے قدرے توقف کے لیے رکی۔

"احمد حسن کو میں سمجھالوں گی بس تو یہ کر عباد اگر مخاطب ہوا کرے تو اس کی بات سن لیا کر۔" انہوں نے اس کے کومل ملائم سے ہاتھوں پر اپنا نحیف سا ہاتھ رکھا۔ سبرینہ نے ان کے ہاتھ تھام لیے' اسے عباد سے شکایت تھی غصہ بھی تھا اس پر مگر وہ اپنی وجہ سے اپنے پیاروں کو دکھ دینا نہیں چاہتی تھی۔

"دادی جان...... دادی جان!" عباد انہیں پکارتا ہوا اندر داخل ہوا۔ سبرینہ جز بز سی ہو کے پہلو بدل کے رہ گئی' نگاہوں کا تصادم لحہ بھر کو ہوا مگر سبرینہ نے رخ دوسری جانب کرلیا۔

"کیا ہو گیا ہے۔" دادی جان نے اس کی سمت دیکھا جو خود بھی خفیف سا ہو کے چوکھٹ میں ہی رک گیا ان پندرہ دنوں میں آج وہ دوسری بار یوں آمنے سامنے ہوئے تھے۔

"سر میں شدید درد ہو رہا ہے پلیز جیسے آپ پہلے میرے سر میں تیل لگا کے مساج کیا کرتی تھیں' کردیں۔" وہ تیزی سے اندر آیا' سبرینہ اٹھنے لگی مگر دادی جان نے اس کا ہاتھ پکڑ کر جانے سے روک دیا۔

"سبرینہ بیٹی' تیل کی بوتل تو اٹھا کے دے ذرا۔"

عباد نیچے دادی جان کے قریب ہی بیٹھ گیا وہ تیل کی بوتل کیبنٹ سے نکال کے لے آئی تھی۔ دادی جان اس کے سر میں تیل لگانے لگیں اور وہ صبح کالج جانے کے لیے کپڑے وارڈ روب سے نکال کے پریس کرنے لگی عباد کی نگاہ مسلسل اس پر ہی تھی۔

"دادی جان اگر لوگوں کو اعتراض نہ ہو تو صبح کالج روزانہ میں چھوڑ دیا کروں۔" وہ بات ان سے کر رہا تھا مگر نگاہ سبرینہ پر جمائی ہوئی تھی۔

"ہاں ہاں کیوں نہیں بھئی تیری بیوی ہے یہ تجھ پر ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے۔" وہ جھٹ بولیں' سبرینہ کے ہاتھ رک گئے۔ وہ عباد کو سمجھ رہی تھی کہ اس سے معافی تلافی چاہتا تھا مگر ابو کے سخت آرڈر تھے کہ عباد کی وہ ایک نہ سنے گی۔

"دادی جان مجھے صبح ہی جانا ہوتا ہے۔" وہ منمنائی' پشت اپنی ہنوز عباد کی طرف ہی رکھی' دل تو اس کے ساتھ جانے کا سوچ کر ہی دھک دھک کرنے لگا تھا۔

"صبح مجھے جگایا بھی جاسکتا ہے کیوں دادی جان۔" اس نے تائید چاہی۔

"سبرینہ عباد ٹھیک کہہ رہا ہے' صبح صبح فائز اٹھنے میں کتنے نخرے کرتا ہے۔" وہ بھی تائید کرنے لگیں' سبرینہ نے کچھ نہ کہا' کپڑے پریس کیے پھر ہینگر میں لگا کے وارڈ روب میں لٹکائے۔

"دو تین سوٹ میرے بھی پریس کردو۔" عباد تنہائی ملتے ہی اس سے مخاطب ہوا وہ لب کاٹ رہی تھی پہلے وہ ساری ذمہ داریوں سے بری الذمہ ہو کے اسے یہاں بن باس کاٹنے کو چھوڑ گیا تھا اور اب......

"دے دیجیے گا' کردوں گی۔" اس نے مختصراً کہا۔

"کمرے میں آجاؤ۔" وہ سرگوشی میں گویا ہوا' سبرینہ نے چونک کے اس کے اتنی لگاوٹ اور ترنگ بھرے لہجے پر

غور کیا۔

"سوری اگر آپ کو کروانے ہیں تو اِدھر ہی دے دیں۔" وہ کچھ خفگی اور غصہ دکھانے لگی عباد اس کے اتنے قریب آ گیا کہ اسے لگا کہ اس کی سانس رک رہی ہو اماں جی ابھی تک واش روم میں تھیں۔

"کیوں کمرے میں آنے میں کیا قباحت ہے؟" اس کا سادہ سراپا اپنی سحر انگیز آنکھوں میں جذب ہو گیا۔

"ارے عباد تجھے صبح جلدی اٹھنا ہوگا سو جا جا کر۔" اچانک ہی اماں جی واش روم کا دروازہ کھول کر باہر نکلیں۔

عباد اور سبرینہ دونوں ہی گڑبڑا گئے سبرینہ نے اپنا رکا ہوا سانس بحال کیا جب کہ وہ اپنے تیل چپڑے بالوں میں ڈریسنگ ٹیبل سے کنگھا اٹھا کے بالوں میں پھیرنے لگا۔

"سبرینہ! بچی اسے اپنے ساتھ ہی جگا دینا تاکہ تمہیں چھوڑ آئے۔"

"دادی جان! انہیں جگانے کے لیے کمرے میں تو جانا پڑے گا نا۔" لہجہ معنی خیز اور شرارتی بنا لیا وہ جھینپ سی گئی۔

"میں بات کروں گی دوبارہ احمد حسن سے کب تک وہ تم دونوں پر پابندی لگاتا ہے ایک دن تو تم دونوں نے ساتھ ہی رہنا ہے نا۔" وہ بول رہی تھیں جب کہ سبرینہ شرم و حیا سے نگاہ تک نہیں اٹھا رہی تھی عباد کو اس کا شرمانا گھبرانا مزا دینے لگا۔

❀......❀......❀

صبح وہ عباد کو کیا اٹھاتی اس کی بھی آنکھ دیر سے کھلی اور پھر چھٹی ہی ہو گئی۔ سبرینہ کو افسوس بھی ہونے لگا اس ایک سال کے عرصہ میں اس کی یہ پہلی چھٹی ہوئی تھی کافی بدمزا سی بھی ہو گئی تھی۔

"آج تو آپ گھر میں نظر آ رہی ہیں اس لیے آج آپ کے ہاتھ کا ہم لنچ کریں گے۔" فائز نے بھی یونیورسٹی کی چھٹی کر لی تھی وہ بھی گھر میں ہی موجود تھا۔

"ہاں آج میں ہی کھانا پکاؤں گی۔" وہ کچن میں صبح سے ہی مصروف تھی اکثر سنڈے کو تو وہ کھانا پکاتی ہی تھی۔

"آج عباد کی پسند کی کوئی چیز بنا لو۔" امی کچن میں چلی آئیں اور اسے ہدایت دینے لگیں۔ سبرینہ جزبز سی ہو گئی عباد نام پر تو دل کی رفتار ہی بدل جاتی تھی اب تو وہ قریب تھا تو اسے عجیب طرح کی گھبراہٹ بھی ہو رہی تھی۔

"مجھے پتا ہی نہیں ہے کہ وہ کیا پسند کرتے ہیں۔"

"جائیے جا کے پوچھ لیجیے وہ لاؤنج میں بیٹھے ٹی وی سے شغل فرما رہے ہیں تھوڑی دیر بیوی سے بھی......" فائز شرارت سے بولا۔

"فائز کیا بدتمیزی ہے سوچ سمجھ کے تو بولا کرو۔" امی نے سرزنش کی تو وہ خجل سا ہو گیا جھٹ سبرینہ سے سوری بھی کیا۔

"دیکھو تم اس سے اتنا مت بچو وہ تمہارا شوہر ہے ایک نا ایک دن تو تم دونوں کو ایک ہونا ہی ہے اس لیے دور رہ کر دوریوں کو مت بڑھاؤ بلکہ بات کر کے ان دوریوں کو سمیٹو کیونکہ شادی کے بعد میاں بیوی الگ ہو کر بھی نہیں رہ سکتے ہیں ایک دوسرے کی ضرورت پڑتی ہے۔" فائز کے جانے کے بعد وہ اسے سمجھانے لگیں وہ سر جھکائے سنتی رہی۔

"آپ ایسا کریں پوچھ کے بتا دیں وہ کیا پسند کرتے ہیں؟" اس نے جھٹ کہا۔

"نہیں تم پوچھو جا کے اور ہاں ذرا بھی ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے تمہارے ماموں کو اماں جی نے سمجھا دیا ہے۔" وہ تسلی دینے لگیں۔

سبرینہ سر ہلا کے رہ گئی کاسنی لان کے پرنٹڈ کپڑوں میں ملبوس قرینے سے دوپٹہ شانوں پر برابر کر کے جھجکتی ہوئی لاؤنج میں آئی تو دیکھا وہ صوفے پر بڑے آرام سے بیٹھا ٹی وی کے چینلز سرچ کر رہا تھا عباد نے نگاہ ترچھی کی اور اسے دیکھا لب مبہم سے مسکرائے۔

"صبح تم جگانے کیوں نہیں آئیں؟"

"جی وہ میری بھی آنکھ نہیں کھلی تھی۔" وہ لب کاٹتی ہوئی گویا ہوئی۔ عباد کی والہانہ نگاہوں کی تپش چہرے پر محسوس کر رہی تھی ٹی وی اب آف کر دیا تھا آف کلر کے قمیص شلوار میں ملبوس ہلکی ہلکی شیو میں وہ ڈیسنٹ اور چارمنگ لگ رہا تھا۔

"اسی لیے تو کہتا ہوں پاس آ جاؤ تاکہ اٹھانے کی بھی ضرورت نہ پڑے۔" وہ معنی خیزی سے کہتا ہوا کھڑا ہوا

سبرینہ تو دوقدم پیچھے ہی ہوگئی کیونکہ عباد کی بے باکی تو اس کے پسینے چھڑانے لگی تھی۔

"دوپہر میں کھانے میں آپ کیا پسند کریں گے؟"

"جو تمہیں پسند ہو وہ میں بھی پسند کرلوں گا۔"

"میری پسند مجھے تو یاد نہیں کہ میں نے کبھی اپنی پسند دوسروں پر واضح کی ہو کیونکہ ہمیشہ دوسروں کی پسند کو میں نے اپنی پسند ہی جانا ہے۔" اس کے اتنے گہرے طنز پر عباد نے خجل ہوکے بس اس کی آنکھوں میں ناگواری دیکھی۔

"پلیز آپ جو ہیں وہ ہے کیونکہ آپ کبھی دوسروں کی پسند کے پابند نہیں ہوسکتے ہیں۔" اندر کی تلخی لب ولہجہ میں در آئی حالانکہ وہ عباد سے کوئی تلخ کلامی نہیں کرنا چاہتی تھی۔

"انسان اگر چاہے تو بہت کچھ کرسکتا ہے۔" عباد نے بھی پُراعتماد انداز میں اس کی بات کا جواب دیا۔

"آپ جیسے انسان سے سب توقع ہے کیونکہ جو شخص یہ کہہ کر جاسکتا ہے کہ ارینج میرج سے کامیاب لائف نہیں گزرتی' وہ سب کرسکتا ہے۔" وہ اسی کی بات یاد دلا کے شرمندہ کرنے لگی۔ شادی کی اولین شب اس نے یہی تو کہا تھا وہ بے چاری تو چپ سادھے رہی کیونکہ اس کا نہ باپ تھا اور نہ ماں جو نکاح کے ایک ہفتے بعد ہی چل بسی تھی' کتنا ارمان تھا اسے بسا ہوا دیکھنے کی۔

"سبرینہ! پلیز تم مجھے شرمندہ تو نہ کرو۔"

"میں شرمندہ نہیں کررہی ہوں بس آپ کو احساس دلا رہی ہوں کیونکہ اگر آپ یہ سوچ رہے ہیں کہ میں وہ سب بھلادوں گی تو نہیں۔" اس نے تیز لہجہ میں اسے باور کرایا۔

"اگر تم میری محبت کے آگے وہ سب بھول گئیں تو......؟"

"آہ محبت......نہیں میں ایک مجبور آدمی کے ساتھ یہ بندھن نہیں نبھاسکتی۔" وہ یہ کہہ کرسے نکل گئی' امی نے بھی اس کی ساری گفتگو سن لی تھی وہ افسردہ سی ہونے لگیں' انہیں حالات سازگار ہونے کے بجائے بگڑتے ہوئے دکھائی دیئے۔

صبح سے موسم ابر آلود ہورہا تھا۔ شام کا وقت تھا' سارے ہی لان میں تھے وہ بھی ان لوگوں کو شرارتیں کرتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔

"بھابی! آج رات کو لانگ ڈرائیو پر چلیں۔" حمنٰی تو ویسے ہی گھومنے پھرنے کی بہت شوقین تھی' اس کے قریب ہی پورچ کی سیڑھیوں پر بیٹھ گئی۔

"ماموں جان منع کرتے ہیں رات کو نکلنے پر۔"

"اگر آپ بھائی جان سے کہیں گی تو پھر نہیں منع کریں گے۔" وہ اس کے بازو میں اپنا ہاتھ ڈال کے بیٹھی۔

"ان سے تم خود کہہ دو۔" وہ مسکرائی۔

"کہہ تو میں دوں گی لیکن آپ بھی چلیں گی' ٹھیک ہے۔"

"حمنٰی مجھے صبح کالج جانا ہوتا ہے پھر مجھے شوق بھی نہیں ہے۔" وہ منع کرنے لگی۔

"ارے تو چلنے میں کیا تمہاری انرجی ویسٹ ہوگی صرف سیٹ پر بیٹھی رہوگی۔" عباد کی غیر متوقع آمد ہوئی تو وہ اچھل ہی پڑی۔

"چلو حمنٰی تم بھی کیا یاد کروگی تمہارا بھائی لانگ ڈرائیو پر لے کے چلتا ہے۔" وہ بھی سبرینہ کے قریب ہی پورچ کی سیڑھیوں پر آبیٹھا اور سبرینہ اس کے بیٹھتے ہی کھڑی ہوگئی کیونکہ ابھی تک ان دونوں میں اتنی بھی بے تکلفی نہ ہوئی تھی کہ وہ یوں ساتھ بیٹھتے۔

"ارے رکو تو......" عباد کو اس کی رکھائی بہت درد دے رہی تھی۔

"سوری مجھے کام ہے۔" وہ یہ کہہ کر اندر چلی آئی۔

"فائز اور ارقم نے دور سے ہی نظارا کیا وہ سمجھ تو رہے تھے کہ ان دونوں میں ابھی تک ان بن چل رہی تھی پھر ابو کی عقابی نگاہوں کی وجہ سے بھی عباد سبرینہ سے محتاط ہوکے بات کرتا تھا۔

"دیکھا چلی گئی ہیں' اب جائیں گی بھی نہیں۔" حمنٰی منہ بسورنے لگی۔

"تم فکر ہی نہ کرو' چلو دریہ سے کہو تم دونوں کو لے چلتا ہوں۔" وہ اپنی اکلوتی بہن کا دل بھی توڑنا نہیں چاہتا تھا جب

کہ سبرینہ کا سرد مہر رویہ اسے کافی ناگوار گزر رہا تھا لیکن یہ سب بھی وہ اس کے سابقہ رویہ کی وجہ سے ہی کر رہی تھی۔

حمنی خوش ہوگئی پھر دریہ کے ساتھ وہ تیار ہونے چلی گئی تھی بارش بھی ہلکی ہلکی ہو رہی تھی یہ منظر بہت ہی دلفریب لگ رہا تھا۔ سبرینہ اوپر ٹیرس سے کھڑی ان تینوں کو جاتا ہوا دیکھنے لگی عباد نے ایک اچٹتی نگاہ ڈالی تھی وہ فوراً ہی ہٹ گئی۔

''دیکھتا ہوں تم خود کو کب تک مجھ سے بچاتی ہو میری بیوی ہو استحقاق تو ایک دن پورا رکھ لوں گا۔'' وہ پرسوچ انداز میں گاڑی ڈرائیو کرتا ہوا آہنی گیٹ سے نکل گیا۔ سبرینہ پھر ریلنگ کے قریب کھڑی ہوگئی تھی وہ خود پریشان تھی کہ آخری وہ کیوں کوئی فیصلہ نہیں کر پا رہی تھی۔ آج جب کہ عباد صرف اس کے لیے اپنے پچھلے تمام سرد اور ناگوار رویوں کی معافی مانگ چکا ہے تو وہ کیوں معاف نہیں کر پا رہی تھی یا شاید خود کا رد کیا جانا وہ بھی اولین شب جو کہ ایک لڑکی کے لیے بہت کچھ ہوتی ہے وہ اس رات کے دلفریب اور معنی خیز لمحوں کو فراموش کیے بس اس پر برس رہا تھا۔

''تم نہ آج میری پسند ہو اور نہ کبھی ہوگی میں اپنی پسند سے شادی کروں گا کیونکہ یہ زبردستی کے بندھن کبھی دلوں کو قریب نہیں لاتے ہیں۔ میں ارینج میرج کو نہ کل مانتا تھا اور نہ آج مانتا ہوں سنا تم نے۔'' وہ اس کے ملکوتی حسن کو نظر انداز کیے اسے اپنے شعلوں سے لپکتے لہجے میں باور کروا رہا تھا اور وہ رو رہی تھی اس سے کب کسی نے رضامندی لی تھی لیکن ذہن میں ہمیشہ یہی تھا کہ اپنی سوچیں اپنا تن من صرف شوہر کے لیے ہوگا وہ کبھی کسی غیر کو سوچے گی بھی نہیں۔ شادی کے بعد کی محبت کی تو وہ قائل تھی لیکن یہ شخص تو کچھ اور ہی سوچ رہا تھا۔

❀......❀......❀

''دیکھ احمد حسن اتنا بھی اولاد پر سختی نہ کر کہ وہ باغی ہو جائے۔'' دادی جان انہیں سمجھا رہی تھیں جب کہ ان کا غصہ ہنوز برقرار تھا۔

''یہ تو سبرینہ کے ساتھ ناانصافی ہوگی فیصلہ کا اختیار اسے ہے کہ وہ اس کے ساتھ رہے گی یا نہیں پھر وہ تین سال سے اس کے بغیر بھی تو رہی ہے۔'' وہ تیز لہجے میں بولے۔

''بات سمجھنے کی کوشش کرو وہ دونوں میاں بیوی ہیں اس طرح دور رہ کر تو کبھی بھی نہیں سمجھ پائیں گے۔''

''بھائی صاحب! اماں جی ٹھیک کہہ رہی ہیں عباد اور سبرینہ کو آپ اتنا پابند نہ کریں۔'' عرفان حسن نے بھی اپنی ماں کی تائید کی۔

''عرفان! یاد ہے یہ عباد کیسے ہماری بے عزتی کر کے گیا تھا۔''

''اب تو آ گیا نا' لکیر پیٹنے سے فائدہ وہ غلطی پر تھا مان رہا ہے ازالہ کا ایک موقع دیں اسے۔'' انہوں نے نرم لہجے میں سمجھا کے انہیں ٹھنڈا کرنا چاہا اور پھر جیسے انہیں مانتے ہی بنی تھی۔

''عباد کو بلاؤ۔'' وہ ایک دم بولے۔

امی جھٹ اسے بلا کے لے آئی تھیں عباد ندامت میں گھرا دادی جان کے کمرے میں چلا آیا جہاں گھر کے بزرگ جمع تھے۔

''تمہیں آخری بار سمجھا رہا ہوں خود کو درست کرلو۔'' وہ خفیف سا ہوگیا سر اٹھانے کی اس میں ہمت ہی نہ تھی چچی جان سبرینہ کو بھی لے آئی تھیں وہ گھبرائی ہوئی تھی۔

''سبرینہ! بیٹا مجھے بتاؤ اس کے ساتھ تمہیں رہنا ہے یا نہیں' دیکھو زبردستی اور مجبوری میں فیصلہ نہیں کرنا ورنہ ہمیں بہت دکھ ہوگا۔'' احمد حسن نے اس کے سر پر دستِ شفقت رکھا۔

سبرینہ تو ناسمجھی کی کیفیت میں مبتلا انہیں دیکھے گئی' شروع سے انہوں نے اپنی سگی اولاد کی طرح پیار کیا تھا لیکن اگر وہ زبردستی کوئی فیصلہ کرتی تو یہ بھی گوارا نہیں تھا۔ منافقت والی زندگی وہ نہیں گزار سکتی اس سے دلوں میں محبت نہیں نفرت پروان چڑھتی ہے۔

''مجھے نہیں رہنا۔'' یہ کہہ کر وہ تیزی سے کمرے سے نکل گئی۔

عباد تو ہکا بکا رہ گیا' دادی جان کو سبرینہ سے ایسی امید نہ تھی امی' چچی جان اور چچا جان بھی متوحش زدہ رہ گئے۔

''سبرینہ کے اس فیصلے پر کوئی اس سے باز پرس نہیں کرے گا۔''

''لیکن ابو یہ تو......'' وہ روہانسا ہوا۔

''سنا نہیں وہ تمہارے ساتھ نہیں رہنا چاہتی ہے' کل تم نہیں رہنا چاہتے تھے آج وہ نہیں۔'' ان کے لہجے میں طنز تھا عباد شرمندگی سے کٹ کے رہ گیا۔ وہ کمرے سے نکلے تو عباد گویا ہوا۔

''امی یہ میرے ساتھ ظلم ہے۔'' وہ دم بخود تھا۔

''مجھے تو سبرینہ پر حیرانگی ہے۔'' دادی جان تاسف بھری آواز میں گویا ہوئیں۔ چچی جان کو بھی افسوس تھا چچا جان تو خود اپنے بڑے بھائی کے اٹل فیصلے کے آگے لب کشائی بھی نہیں کر سکتے تھے۔

''میری کوئی اہمیت ہی نہیں ہے' صرف اس کی ہے۔'' وہ بھی تنک گیا۔ دادی جان اور امی اسے کافی دیر تک سمجھاتی رہی تھیں لیکن وہ بات بات پر مشتعل ہو رہا تھا اسے سبرینہ کا جواب اپنی تضحیک لگا۔

''تُو اپنا دل چھوٹا نہ کر سبرینہ تیری بیوی ہے تجھے اختیار ہے تُو کیوں ڈرے گا۔'' دادی جان اسے ہمت دلانے لگی تھیں۔

''عباد دیکھ بیٹا! سبرینہ سے ذرا بھی تلخ کلامی نہیں کرنا اگر تُو واقعی اسے سچے دل سے چاہتا ہے تو اس کا دل اپنے نرم لہجے سے جیتنا کیونکہ وہ لڑکی بہت حساس ہے' ماں کی موت پر وہ اتنا روئی ہے کہ ہم سب نے بڑی مشکل سے سنبھالا تھا دیکھ خیال کرنا۔'' وہ عباد کے غصے سے بھی آگاہ تھیں پھر ان کی تو خود خواہش تھی کہ ان کا بیٹا اور بہو ایک ساتھ نظر آئیں۔

❁......❁......❁

جب سے اس نے سب کے سامنے کہا تھا وہ سب سے ہی شرمندہ تھی' عجیب دل میں بے چینی بڑھ گئی تھی لیکن عباد کے سخت اور ناگوار جملے جب سماعتوں میں گونجتے تو اسے غصہ آنے لگتا تھا آخر اس نے کیوں خیال نہیں کیا اور اب اگر وہ لوٹ کے آیا ہے تو کیوں اس سے صلح کی توقع رکھ رہا ہے۔

''بھابی! بھائی جان کے لیے چائے بنا دیں' ان کے سر میں درد ہو رہا ہے۔'' حمنی نے ڈرتے ڈرتے اسے کہا کیونکہ چائے بنانے کو عباد نے خاص طور پر کہا ہی سبرینہ سے تھا۔

''وہ مجھے کل کے لیکچر کی تیاری کرنی ہے۔'' وہ بیڈ پر تکیوں سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی' دادی جان عشاء کی نماز پڑھ کے ابھی فارغ ہوئی تھیں۔

''میں در یہ سے کہہ دیتی ہوں مجھے اپنا یونیفارم استری کرنا ہے' آپ کو پتا ہی ہے لائٹ کتنی جاتی ہے۔'' وہ مایوسی سے کہتی جانے لگی۔

''رکو حمنی!'' جانے کیا سوچا پھر اسے آواز دی۔

''تم اپنا کام کرو میں بنا دیتی ہوں لیکن آ کے لے جانا۔'' وہ اپنی فائل بند کر کے زرد دوپٹہ شانوں پر برابر کرتی ہوئی بیڈ سے اتری۔

دادی جان نے تشکر بھرا سانس لیا کہ وہ عباد کے کسی کام کے لیے تو راضی ہوئی ورنہ تو وہ کچھ کر ہی نہ رہی تھی۔

چائے بنانے وہ کچن میں آئی تو عباد پہلے سے موجود تھا یا شاید اسے قوی امید تھی کہ سبرینہ صاف انکار کر دے گی' وہ چائے کا پانی رکھ رہا تھا۔

''چائے میں بنا دیتی ہوں۔'' کن انکھیوں سے دیکھتی ہوئی وہ رک رک کے بولی۔

''اوکے بناؤ لیکن بنا کے کمرے میں لے آنا۔''

''میں کمرے میں نہیں لاؤں گی۔'' جھٹ بولی تاکہ عباد کچن سے نکل ہی نہ جائے' وہ تیکھے چتون سے دیکھتا ہوا اس کے قریب آ کے رکا' سبرینہ کچھ حواس باختہ سی ہوئی ہونٹوں کو بھینچ لیا۔

''تم مجھے چیلنج کر رہی ہو۔''

''میں چیلنج نہیں کر رہی ہوں بلکہ آپ کو بتا رہی ہوں کہ کمرے میں بالکل نہیں لاؤں گی۔'' کیبنٹ کھول کے کپ نکالا اور سنک میں رکھ کر دھونے لگی۔

''میں تو کمرے میں ہی پیوں گا اور تم لے کے آؤ گی سنا تم نے۔'' وہ بھی ضدی لہجے میں بولتا سبرینہ کو سہا ہی گیا' وہ ویسے ہی اس کی خمار آلود نگاہوں کی بے باکیوں سے الجھ جاتی تھی۔

''کیا ہوا چائے بن گئی؟'' امی کو خدشہ تھا کہ عباد کی

موجودگی ضرور سبرینہ کو مشتعل کررہی ہوگی اس لیے وہ وہیں چلی آئیں۔

"امی چائے اپنی بہو کے ہاتھ میرے کمرے میں بھجوایئے گا۔" وہ یہ کہہ کر رکا نہیں لمبے لمبے ڈگ بھرتا نکل گیا' امی نے تو اپنا ماتھا ہی پیٹ لیا کہ عباد دن بہ دن ضدی ہوتا جارہا تھا اور سبرینہ اسے کوئی اہمیت نہیں دے رہی تھی۔

"دیکھو سبرینہ! تم اگر اسے نظر انداز کرو گی تو سوچو گھر میں ایک ہنگامہ ہوگا۔" وہ نگاہ چراتے ہوئے بول رہی تھیں' سبرینہ کپ میں چائے انڈیل رہی تھی سن کے وہ تو متوحش زدہ سی رہ گئی' جانے کیوں انہیں وہ خود غرض ہی لگی تھیں جو صرف اپنی اولاد کو ہی عزیز رکھ رہی تھیں۔

"یہ آپ کہہ رہی ہیں؟" اس کی حیرت بجا تھا۔

"تم یہ مت سمجھنا کہ ہم تمہارے ساتھ نہیں ہیں تم پر زبردستی نہیں ہے لیکن میں بھی ایک ماں ہوں اولاد کو کڑھتا دیکھتی ہوں تو میرا دل کٹتا ہے۔ تین سالوں بعد وہ آیا ہے ہر پل میں نے عذاب میں گزارا ہے بس میں نہیں چاہتی کہ وہ اکتا کے دوبارہ یہاں سے چلا جائے۔" انہوں نے سبرینہ کے ہاتھ گلوگیر لہجے میں بولتے ہوئے تھام لیے وہ تو خود تذبذب کا شکار تھی خود کو خوش رکھے یا اس گھر کے لوگوں کا آخروہ کرے تو کیا کرے لیکن دل تو عباد کی بے رخی بھولا ہی نہ تھا۔

وہ چائے بنا کے ٹرے اٹھا کر اوپر سیڑھیاں چڑھتی جارہی تھی' حمنی حیرت و استعجاب سے اس کے بڑھتے قدم دیکھتی رہی جو بڑی سست روی سے چل رہی تھی۔ آہستگی سے جھجکتے ہوئے ہینڈل گھما کے اندر آگئی تھی' عباد شاید اس کا منتظر کھڑا تھا' وہ گنگ سا اس کے سراپا کو دیکھے گیا نگاہ اس کی جھکی ہوئی تھی۔

"مجھے پتا تھا تم ضرور آؤ گی۔" وہ چہک کے شوخ سی آواز میں گویا ہوا۔ سبرینہ تو اندر ہی اندر دانت پیس رہی تھی جسے ذرا بھی اس کے احساسات اور جذبات کا خیال نہیں کل بھی وہ اپنی مرضی مسلط کر کے گیا تھا اور آج بھی حاکم اعلیٰ بنا اپنی مرضی مسلط کرچکا تھا۔

"اگر آپ یہ سوچ رہے ہیں کہ میں آپ کی دھمکی میں آ گئی ہوں تو ایسا کبھی نہیں ہوگا محض میں آپ کی امی کا خیال کرکے آئی ہوں کہ انہیں آپ کی بہت فکر ہے صرف آپ کی۔" لہجے میں تلخی کڑواہٹ اور طنز تھا' آنکھیں اس کی وحشت زدہ سی لگ رہی تھیں۔

"سوچ لو اس گھر میں صرف میری وجہ سے ہو۔"

"کیا مطلب ہے؟" وہ متوحش رہ گئی دل بھی دھڑک اٹھا۔

"مطلب واضح ہے جیسے نکاح نامے پر سائن کیے ہیں اسی طرح دوسرے پیپرز پر بھی ہوسکتے ہیں۔" وہ صرف اسے تنگ کررہا تھا مگر سبرینہ حواس باختہ سی اس کی بات سن کے سکتے میں ہی آگئی' وہاں کھڑا رہنا اس کے لیے مشکل ہوگیا۔

❁......❁......❁

کل سے عباد کی باتوں نے اسے اور ہی غم زدہ کردیا تھا وہ کسی سے کچھ کہہ بھی نہیں سکتی تھی سارے ہی تو عباد کی فیور میں بولتے تھے وہ اگر کسی سے کہے تو کس سے کہے اور اگر عباد نے ایسا کوئی قدم اٹھالیا تو وہ کہاں جائے گی کون ہے جو اس دنیا میں اسے اپنے پاس رکھے گا۔

"عباد حسن تم کل بھی خود غرض تھے آج بھی ہو' میرے وجود کی دھجیاں بکھیر دی ہیں۔" وہ روتی رہی تھی صبح کالج بھی نہ گئی جب دل ہی نہ لگ رہا ہو تو کچھ کرنے کو طبیعت نہیں چاہتی ہے۔

"سبرینہ! میری بچی کیا بات ہے طبیعت تو ٹھیک ہے۔" دادی جان سے اس کا لٹا ہوا چہرہ مخفی نہ رہ سکا تو پوچھ بیٹھیں۔

"جی ٹھیک ہے۔"

"مجھے پتا ہے تو کیوں پریشان ہے عباد نے کمرے میں بلایا تھا نا تیری مرضی کے خلاف' احمد حسن کو پتا چل گیا تھا صبح ہی اس نے بہت ڈانٹا ہے عباد بغیر ناشتے کے ہی گھر سے نکل گیا ہے۔" وہ بھی افسردگی سے بتارہی تھیں سبرینہ نے حیرانگی سے سنا اسے پتا بھی نہیں چلا گھر میں ایسی بات ہوگئی ہے۔

"دیکھو بیٹی! تم ہماری بیٹی ہو اور ہم سب یہی چاہتے ہیں کہ تم خوش رہو پھر جب عباد نے اپنی غلطیاں مان لی ہیں تو یہ سراسر اس کے ساتھ ناانصافی ہے نا کہ وہ اپنی بیوی کو

مخاطب نہ کرے۔" سبرینہ لب کچل رہی تھی وہ سب کے جذبات بھی جانتی تھی کتنا اسے چاہتے ہیں لیکن یہاں بھی احمد حسن نے اس کی فیور کی تھی۔

"دادی جان! مجھے بتائیے میں کیا کروں، میرا دل نہیں مان رہا۔" اس نے بے بسی سے روتے ہوئے ان کی گود میں اپنا سر رکھ دیا۔ دادی جان کی آنکھوں سے اشک نکلنے لگے انہیں وہ بہت عزیز تھی ان کی بھانجی کی بیٹی تھی۔

"یہ تمہارا دل نہیں مان رہا یا تمہاری انا اور ضد نہیں مان رہی ہے پتا ہے انا و ضد سے تو دل اجڑ جاتے ہیں، گھر اجڑ جاتے ہیں۔" ہولے ہولے اس کے بالوں میں انگلیاں پھیر رہی تھیں وہ سسک رہی تھی یہ بھی انہوں نے سچ ہی کہا تھا کہ یہ انا اور ضد ہی اسے روکے ہوئے تھے۔

"صبح سے دل میں ہول اٹھ رہے ہیں جانے کہاں چلا گیا ہے؟"

"میری وجہ سے انہیں ڈانٹ پڑی ہے نا۔" وہ شرمندگی سے گویا ہوئی۔

"بھابی...... دادی جان...... بھائی پر فائرنگ ہوئی ہے۔" فائز دوڑتا ہوا اندر آیا تھا، دونوں ہی گھبرا گئیں حسنین کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔

"کک...... کیا......؟" سبرینہ تیزی سے کمرے سے بھاگی تھی دیکھا تو گھر میں رونا دھونا مچا ہوا تھا احمد حسن اور عرفان حسن بھی مجھے تھے سب ہی جلدی جلدی اسپتال روانہ ہوئے، عباد سے نامعلوم افراد نے گاڑی چھیننے پر فائرنگ کردی تھی۔ سبرینہ کو لگ رہا تھا کہ جیسے جسم سے جان نکل گئی ہو اس کی کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ یہ سب اتنی اچانک کیسے ہوگیا اور پھر کل رات کی باتیں اور دادی جان کی باتیں سب اس کی سماعتوں میں گونج رہی تھیں گھر کے بڑے لوگ تو اسپتال میں تھے جب کہ حمنیٰ، دریہ، ارقم، روحیل گھر میں تھے۔

سبرینہ رو رو کے اس کی زندگی کی دعا مانگ رہی تھی جیسے وہ سب کی ذمہ دار تھی خود کو شرمندگی و ندامت کی اتھاہ گہرائیوں میں گرتا ہوا محسوس کررہی تھی اس نے چند گھنٹوں میں جان لیا تھا کہ عباد اس کی زندگی میں کیا ہے جب وہ یہاں نہیں تھا تو ایک آس تھی کہ وہ آئے گا اور اب آگیا تھا تو وہ ضد پر اڑی ہوئی تھی لب اس کی زندگی کے لیے ہی دعا گو تھے۔ حمنیٰ تو مسلسل روئے جارہی تھی اسے بھی سنبھال رہی تھی اور دادی جان کو بھی اور پھر سب کی دعاؤں اور ڈاکٹروں کی کوشش سے اس کے دائیں بازو پر لگی گولیاں نکال لی گئیں۔ سب نے ہی خدا کا شکر ادا کیا۔ ایک دم سے لگا کہ زندگی میں برقی رو دوڑ گئی ہو۔

❀......❀......❀

چوتھا روز تھا اسے اسپتال میں، سبرینہ کی کسی سے بھی کہنے کی ہمت نہیں ہورہی تھی کہ وہ بھی عباد کو ایک نظر دیکھنا چاہتی ہے شرمندہ الگ تھی۔

"کیا بات ہے آپ کب جائیں گی اپنے میاں کو ملنے؟" فائزہ نے معنی خیزی سے کہتے ہوئے سبرینہ کا اُترا ہوا چہرہ دیکھا، وہ بھی تو ان چار پانچ دنوں میں مرجھا سی گئی تھی۔

"وہ ڈانٹیں گے تو نہیں؟" معصومیت سے پوچھتی اس لمحے فائز کو وہ چھوٹی سی بچی لگ رہی تھی بے ساختہ قہقہہ ہی نکل پڑا۔

"کم آن بھابی! وہ کیوں ڈانٹیں گے بلکہ دو تین بار مجھ سے پوچھا تھا کہ تمہاری بھابی کیوں نہیں آئیں ابھی تک۔" اس نے شوخی سے کہا سبرینہ کو جیسے یقین ہی نہ آرہا ہو۔

"پھر چلو ابھی چلتے ہیں۔" وہ خوش ہوگئی مگر حمیرا کو دیکھ کر وہ رک سی گئی۔

"آج مجھے خوشی ہورہی ہے کہ تم نے خود سے عباد کے لیے کچھ سوچا۔" انہوں نے بے اختیار اس کا ماتھا چوم لیا وہ جھینپ سی گئی۔

جلدی جلدی اس نے تیاری کی گلابی کاٹن کے پرنٹڈ سوٹ میں اس کی سادگی و خوب صورتی نمایاں ہورہی تھی۔ شام پانچ بجے وہ اسپتال پہنچے تھے فائز اس کا ہاتھ پکڑے اسے اندر لے آیا تھا عباد آنکھیں بند کیے شاید اسی کے خیالوں میں تھا۔

"لیجیے بھائی جان آپ کی بیگم حاضر ہیں میں جب تک باہر بیٹھتا ہوں۔" معنی خیزی سے بولتا' سبرینہ کو وہ حیا کے حصار میں کر گیا عباد نے پٹ سے آنکھیں کھولی تھیں سامنے وہ سراپا سوال بنی کھڑی تھی۔

وہ مجرموں کی طرح اس کے سامنے کھڑی تھی عباد کی گہری تنقیدی نگاہیں اسی پر مرکوز تھیں اسی کی وجہ سے کتنی اذیتوں میں رہا تھا مگر چند دنوں میں اس نے انوکھا فیصلہ کیا تھا کہ سبرینہ کو یہاں سے دور اپنے ساتھ لے جائے گا شاید اسی طرح وہ اس کے قریب آجائے گی۔

"تماشہ دیکھنے آئی ہو کہ بچ کیسے گیا' ارے دعا کرتیں نا تمہاری جان چھوٹتی۔" اس نے طنزیہ کہا۔

"پلیز آئی ایم سوری۔"

"مجھے تمہاری کسی سوری کی ضرورت نہیں ہے' ترس کھانے آگئی ہو تاکہ کوئی تمہیں کچھ نہ کہے۔" وہ غصے میں آگیا۔

سبرینہ گھبرا گئی بیڈ پر وہ مجبور ولاچار لیٹا ہوا تھا بلڈ بھی اس کو چڑھ رہا تھا۔ چہرے کی شادابی کھو گئی تھی' بڑھی ہوئی شیو میں وہ اور کمزور لگ رہا تھا وہ اس کے بیڈ کے قریب چلی آئی۔

"یہ تو سب کی بڑائی ہے کہ مجھے ابھی تک بھی کوئی کچھ نہیں کہہ رہا ہے۔" وہ بھیگے بھیگے لہجے میں گویا ہوئی چہرے پر اضمحلال شرمندگی سب چھلک رہا تھا۔

"لیکن اب میں فیصلہ کرچکا ہوں تم یہاں نہیں رہو گی۔" نگاہ اس نے چھت پر ٹکادی کچھ تو وہ بھی اسے جلانے اور تپانے کا مزا لے اسے بھی تو احساس ہو کہ وہ کس درد سے گزر رہا تھا۔

"پلیز ایسا نہ کریں۔" وہ تڑپ اٹھی۔

"اب ایسا ہی ہوگا پلیز یہاں سے چلی جاؤ جب تک میں یہاں ہوں خبردار جو مجھے اسپتال میں دیکھنے آئیں۔" ساتھ ہی نیا حکم بھی جاری کیا سبرینہ کے چہرے پر تو ایک رنگ آرہا تھا دوسرا جارہا تھا۔ آواز اس کی بات پر اندر ہی دب گئی ہو وہ بھولے سے بھی اس پر نگاہ ڈالنا نہیں چاہ رہا تھا وہ لب کچلتی ہوئی مرے مرے قدموں سے نکل گئی تھی۔

"اب مزا آئے گا نا تمہیں صرف اپنے لیے روتا دیکھوں گا مگر صرف کچھ دنوں کے لیے اس کے بعد تو تمہیں ساتھ لے ہی جاؤں گا۔" وہ خود سے ہم کلام تھا فائز نے اندر آکے جھانکا وہ سوتا ہوا بن گیا یقیناً سبرینہ سے متعلق ہی اسے کوئی بازپرس کرنی تھی مگر عباد نے کسی کو بھی نہ بتانے کا ارادہ کیا ہوا تھا کہ اس کے ارادے کیا ہیں۔

❀......❀......❀

ایک ہفتے بعد وہ اسپتال سے گھر آگیا تھا سارے ہی اس کی دل جوئی میں لگے تھے رات گئے تک عباد کے پاس فائز' حمنی' ارقم' روحیل اور دریہ محفل جمائے بیٹھے رہتے تھے مگر وہ اندر ہی اندر اپنے آنسو اتارتی دادی جان کے کمرے میں ہی رہتی تھی۔ کالج سے لمبی چھٹی لے لی تھی' سب سمجھ بھی رہے تھے کہ وہ کیوں پریشان ہیں اور پھر سبرینہ میں جو حیران کن تبدیلی آئی تھی دادی جان کو زیادہ خوشی ہوئی تھی وہ چاہتی تھیں کہ وہ خود ہی عباد کے پاس چلی جائے ایسے میں بیوی کی ضرورت پڑتی ہے۔

"اماں جی آپ ہی سبرینہ سے کہہ دیں۔" حمیرا نے ہمت کی تو ان سے گویا ہوئیں۔

"ہاں آج میں کہوں گی اور دیکھ کیسے وہ عباد کے کھانے پینے کا بھی خیال کرنے لگی ہے یہ سب سے زیادہ خوشی کی بات ہے۔" وہ مطمئن تھیں کہ اگر وہ ابھی تک عباد کے پاس نہیں گئی تھی تو اس نے مکمل عباد کی ذمہ داری تو سنبھال لی تھی۔

"مجھے پتا ہے آپ کی بات نہیں ٹالے گی۔" انہیں قوی امید تھی پھر سبرینہ ان کے قریب زیادہ رہی ہے اس لیے بھی وہ اس کی ہر بات سے بھی آگاہ تھیں۔ رات کو سب کام سے فراغت ملنے کے بعد وہ تھکن سے چور ہوکر کمرے میں آگئی تھی دادی جان عشاء کی نماز کے بعد تسبیح پڑھ رہی تھیں۔

"دادی جان آپ کے لیے دودھ ابھی لے آؤں یا تسبیح پڑھیں گی۔" وہ بیڈ کور کی شکنیں نکال رہی تھی انداز اس کا

خاصا مصروف بھی تھا۔

"تسبیح تو میں پڑھ چکی ہوں تم بعد میں لے آنا مجھے تم سے پہلے کچھ بات کرنی ہے۔" انہوں نے تسبیح چومنے کے بعد تخت پر ہی اپنی جائے نماز رکھ دی۔

"جی کہیے۔" وہ سمجھ تو گئی تھی وہ اب کیا بات کرنے والی ہیں اور سب کے دل کی خواہش بھی جان گئی تھی مگر عباد کے اتنے سرد رویے کی وجہ سے وہ مجبور تھی۔

"تم اب اپنے کمرے میں ہی سویا کرو کیونکہ عباد کی حالت ایسی ہے کہ اسے تمہاری ضرورت ہوگی۔" انہوں نے بلاتمہید ہی اس سے کہہ دیا وہ بیڈ کے سرے پر بیٹھی تھی لب بھینچے ہوئے تھے یہ تو اس کے بھی دل کی خواہش تھی کہ وہ اب اسی کے پاس رہے۔

"جی دادی جان! میں سمجھتی ہوں لیکن وہ......؟" بولتے بولتے وہ رکی۔

"عباد کی تم فکر نہ کرو میں نے اسے سمجھا دیا ہے تم جلدی سے جاؤ' آج سے وہیں سونا۔" وہ اس کی نیم رضامندی پاتے ہی جھٹ بولیں۔

سبرینہ نے بھی مزید کچھ نہ کہا اور پھر اب اسے ہی سب کچھ نارمل کرنا تھا' عباد کا دل بھی جیتنا تھا جو اس کی طرف سے بدگمان ہی ہوگیا تھا اسے جاتے ہوئے ایک حیا بھی آرہی تھی حمیرا اسے کمرے میں چھوڑ کر گئی تھیں۔

عباد نے اچٹتی نگاہ اس پر ضرور ڈالی جو شرمندہ سی اور کچھ جھجکتی ہوئی بھی لگی تھی وہ ایک لفظ بھی نہ بولی تھی اور نہ ہی اس نے مخاطب کیا۔

"ترس کھانے آگئی ہو نا کہ میں اپاہج ہوگیا ہوں۔" وہ تو تلخی سے پھٹ پڑا۔

اس وقت سبرینہ نے وحشت زدہ سی نگاہ اٹھائی' عباد بیڈ پر ڈبل تکیوں کے سہارے لیٹا تھا چہرے پر اس کے نقاہت اور کمزوری واضح تھی۔

"وہ...... میں تو......" بمشکل اس کی آواز نکلی۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے تمہیں مجبوری میں میرے ساتھ رہنے کی کیونکہ فیصلہ اب میں نے کرلیا ہے تمہیں یہاں سے نکالنا ضروری ہے۔"

"پلیز ایسے نہ کریں۔" وہ حواس باختہ سی ہوگئی اور رونے لگی۔

"میں ایسے ہی کروں گا تمہاری نظر میں میری کوئی اہمیت نہیں تھی۔ میرے سب گھر والوں کو اپنا حمایتی بنالیا میری تو جگہ بھی نہیں چھوڑی۔" جتنے طنز کے تیر تھے وہ اس پر اچھال رہا تھا' سبرینہ کے آنسو بھل بھل گرنے لگے اس لمحے عباد کو ترس بھی آرہا تھا مگر اسے بھی غصہ ہی سوار تھا جس نے ذرا بھی اس پر رحم نہیں کیا تھا کچھ تو حساب وہ بھی رکھتا تھا۔

❀......❀......❀

اس نے کالج سے بھی ریزائن دے دیا تھا مکمل خود کو گھر میں ہی مصروف کرلیا تھا' عباد کے سارے کام خود کرتی تھی اس کی جلی کٹی بھی وہ روز سنتی تھی مگر کسی کو بھی یہ ظاہر نہیں کیا تھا کہ عباد اس سے سرد رویہ رکھے ہوئے تھا۔

"بھائی جان اب آپ مکمل صحت مند ہوگئے ہیں ذرا ہمیں اسی خوشی میں ڈنر وغیرہ تو کروائیں۔" فائز نے نکھرے نکھرے عباد کو دیکھا جو مکمل صحت مند ہوگیا تھا اس کے زخم قدرے مندمل ہوگئے تھے۔

"کیوں نہیں مگر مجھے آج کچھ ضروری کام ہے کل کا پروگرام رکھ لیتے ہیں۔" وہ ڈائننگ ٹیبل سے اٹھا اسی وقت سبرینہ کی چور نگاہ اٹھی دیکھتی بھی تو وہ ڈر ڈر کے ہی تھی۔

"اب تو اتنا بھی صحت مند نہیں ہوا کہ کام پر چل دے۔" دادی جان کو اس کی یہ بات جیسے پسند ہی نہ آئی' سب ہی ہنسنے لگے ڈنر سب ساتھ ہی کرتے تھے اور سب اس وقت موجود تھے۔

"دادی جان کچھ بہت ہی ضروری کام ہے۔" وہ مسکرایا۔

"سبرینہ کو بھی ساتھ لے کر جا۔"

"دادی جان! وہ اپنے کام سے جارہے ہیں۔" سبرینہ نے جھٹ مداخلت کی عباد نے مسکراہٹ روکی' وہ دادی جان کا مطلب بھی سمجھ رہا تھا۔

"احمد حسن جلدی اب دونوں کا ولیمہ کرڈالو۔" یکدم ہی انہوں نے دھماکا کیا۔

''کیا......؟'' عباد تو حیرانگی کا جھٹکا کھا کے رہ گیا جبکہ سبرینہ چیئر چھوڑ کر کچن میں ہی چلی گئی' خود کا موضوع گفتگو بننا اسے عجیب بھی لگ رہا تھا۔

''بالکل ٹھیک ہے اسی طرح پارٹی بھی ہوجائے گی۔'' ارقم نے بھی جوش میں نعرے کے انداز میں فضا میں ہاتھ بلند کیا عباد نے اس کے بازو پر دھپ رسید کی۔

''قطعی نہیں' کیا ہوگیا ہے آپ کو؟''

''لو بھلا میں ٹھیک تو کہہ رہی ہوں تیرا ولیمہ بھی رہ گیا ہے۔'' وہ تو جیسے مصمم ارادہ باندھ کے بیٹھی ہوئی تھیں۔

''بالکل نہیں' ابو! آپ ایسا کچھ نہیں کریں گے مجھے قطعی پسند نہیں ہے۔'' وہ یہ کہہ کر رکا نہیں لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا ڈائننگ ہال سے نکلا تو رائٹ سائیڈ پر کچن میں سبرینہ پر نگاہ پڑ گئی جو ستون سے ٹیک لگائے کھڑی تھی فوراً ہی خجل سی ہوگئی۔

''تمہارا تو میں انتظام کررہا ہوں۔'' طنز میں کٹیلا جملہ اچھالا تھا۔

''اپنا سامان باندھنا شروع کردو' سمجھیں۔''

''جی۔'' وہ دھک سے ہی رہ گئی۔

اتنے میں امی اِدھر ہی آتی ہوئی نظر آئیں تو عباد تیزی سے نکل گیا جب کہ وہ لمبا سانس کھینچ کے کچن سمیٹنے میں لگ گئی تھی' سارا کام اس نے سمیٹا تمنی کو کچھ دیر پڑھایا اور پھر وہ اپنے کمرے میں آگئی۔ عباد اس وقت کا گیا ہوا ابھی تک نہیں آیا تھا۔ وہ بیڈ پر لیٹے اس کی محو انتظار تھی جانے کس پہر اس کی آنکھ لگی تھی' اسی وقت وہ نہایت دبے پاؤں آیا تھا کمرے کی لائٹ آن تھی وہ بلیک پرنٹڈ کپڑوں میں اپنے ملکوتی حسن کے ساتھ بے خبر ہی سو رہی تھی۔ عباد نے کئی لمحے اسے بغور دیکھا اس کے چہرے پر اتنی ملاحت و معصومیت تھی کہ اکثر وہ چونک جاتا تھا تین سال وہ باہر گزار کر آیا تھا مگر اس کا معصوم اور روتا ہوا سراپا ڈسٹرب ہی کیے گیا تھا۔ وہ انا و ضد کی وجہ سے پلٹ نہیں رہا تھا' خاندان میں طے کیا ہوا رشتہ قبول نہیں تھا مگر یہ لڑکی اس کی زندگی میں آتے ہی اپنی اہمیت قائم کرگئی تھی وہ مسلسل انکاری تھا مگر آج وہ اس کی اہمیت جان گیا تھا اس لڑکی نے اپنی چپ اور سادگی و معصومیت سے اس کا دل جیت لیا تھا' نگاہ تھی کہ پلٹنا گوارا ہی نہیں کررہی تھی مگر پھر خود کو کنٹرول کیا چینج کیا' لائٹ آف کرکے نائٹ بلب آن کردیا' سبرینہ نے اسی وقت حرکت کی عباد سوتا بن گیا۔

''یہ کب آئے اور مجھے پتا بھی نہیں چلا۔'' وہ سوچنے لگی۔

مگر پھر افسردگی سے آنکھیں بند کرلی تھیں اور عباد کے متعلق ہی سوچنے لگی کہ وہ ایسا کیا کرے کہ وہ اسے قبول کرلے۔

❁......❁......❁

عباد نے ابو سے قطعی لہجے میں کہہ دیا تھا کہ وہ ولیمہ بالکل نہیں کرائیں سب کتنا ہنسیں گے کہ تین سال بعد خیال آرہا ہے دادی جان کو غصہ بھی آیا لیکن عباد نے ہی منٹوں میں انہیں منالیا تھا۔

''سُن لڑکے! تیرے پہلے بچہ کا عقیقہ دھوم دھام سے ضرور ہوگا۔'' انہوں نے گویا آرڈر جاری کیا سب ہی ہنسنے لگے جبکہ سبرینہ جھینپ گئی عباد بھی مسکرائے بنا نہ رہ سکا۔

''دادی جان پہلے بچہ کا کیا بھائی جان کے ہر بچے کا عقیقہ ہوگا۔'' فائز نے شوخی سے کہا سارے ہی ہال میں محفل جمائے بیٹھے تھے۔

''پہلے ہمیں پارٹی تو دیں اپنی صحت یابی کی خوشی میں۔'' ارقم کو یاد آیا تو بولے بنا نہ رہ سکا پھر سب نے ہی اس کی تائید کی۔

عباد نے پھر سب کو ہی چلنے کو کہا مگر بزرگ حضرات نے منع کردیا تھا اس طرح یہ جوان قافلہ اپنی شوخیوں اور شرارتوں کے ساتھ روانہ ہوگیا تھا۔ سبرینہ تو بالکل ہی گم صم سی ہوگئی تھی عباد اسے کوئی اہمیت ہی نہیں دے رہا تھا' وہ کاسنی کپڑوں میں ملبوس سوگواری واپسی میں اس کے ساتھ ہی فرنٹ سیٹ پر بیٹھی تھی۔

''اگر موڈ نہیں تھا جانے کا تو منع بھی کرسکتی تھیں۔'' کمرے میں آتے ہی اس نے پوچھا تو سر تا پا ہی سلگ گئی۔

''کس نے کہا میرا موڈ نہیں تھا۔'' وہ تڑخ کے گویا ہوئی۔

عباد کو وہ حیرت میں مبتلا کرگئی جو آج ایک دم ہی غصہ میں آگئی تھی ورنہ کتنے دنوں سے چپ کی مہر لگائے ہوئے تھی۔

''انداز تو تمہارے ایسے ہی تھے۔'' وہ شرٹ کے کف کھولنے لگا۔

''میرے انداز بالکل ٹھیک ہیں پہلے بھی ٹھیک تھے البتہ آپ ہی کے انداز شروع سے مشکوک تھے۔'' آج تو جانے اس میں کہاں سے اتنا اعتماد اور ہمت آگئی تھی اس سے دوبدو ہوگئی۔

''آواز نیچی رکھو۔''

''کیا...... میں کیوں رکھوں آواز نیچی...... اب تو میں سب کو بتاؤں گی شروع سے آپ نے میرے ساتھ ناانصافی ہی کی ہے۔'' وہ روہانسی ہوگئی۔

عباد کو تو اس کا یہ نیا روپ دیکھنے کو مل رہا تھا کل تک وہ خاموش اور غم زدہ سی تھی آج تو وہ لڑ ہی پڑی۔

''ناانصافی تو اب تم میرے ساتھ کررہی ہو جب تمہارا دل ہی نہیں تھا۔ میری جانب تو کیوں آئیں تم یہاں میں نے کہا تھا کہ مجھ پر مسلط ہوجاؤ۔'' وہ بھی درشت لہجے میں بول رہا تھا' سبرینہ بیڈ کے سرے پر بیٹھی لب کچل رہی تھی۔

''یہ اچانک ہی میری جانب تمہارا دل کیوں مائل ہوگیا۔'' انداز فہمائشی اور طنزیہ تھا۔

''میں محض آپ کے گھر والوں کی وجہ سے آپ کی جانب مائل ہوئی ہوں ورنہ نہ مجھے پہلے کوئی فکر تھی اور نہ اب ہے۔'' اس کی بات سن کے تو دل اور ہی خون کے آنسو رونے لگا کیسے وہ سرد مہر اور روکھا ہو رہا تھا۔

''میرے گھر والوں کی فکر خوب کی تم نے۔'' اس نے طنز کیا۔

''آخر آپ چاہتے کیا ہیں' مجھ سے یہ بتادیں۔'' روتے ہوئے گویا ہوئی۔

''فیصلہ......'' اس نے فوراً پشت پھیری۔

''پیپرز آنے والے ہیں سائن کرنے ہیں تم نے پھر میں اپنی مرضی کا مالک ہوں گا جو دل چاہے کروں گا' بہت تم نے مجھے تڑپایا ہے۔''

''کیسے پیپرز کیا مطلب ہے؟'' وہ تو اچھل ہی گئی اور پھر وہ اتنی احمق بھی نہیں تھی کہ پیپرز سائن اور فیصلہ نہ سمجھ سکتی۔

''جب آئیں گے تو دیکھ لینا اگر گھر میں شور مچایا کسی کو بتایا تو سوچ لینا میں پھر ذرا لحاظ نہیں کروں گا۔'' وہ چہرے پر سختی لیے اسے وارن کررہا تھا سبرینہ کو لگا کہ اس کی سانس رک رہی ہو وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے بے یقینی سے دیکھ رہی تھی جو وارفتگی سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

''یہ رونا دھونا بند کرو سمجھیں۔'' نگاہ کو جھٹک کے وہ کمرے سے باہر نکل گیا' سبرینہ روتی رہی اس کی بے رخی سفاکی پر جو کل کی طرح ہی تھا پروانہ کرنے والا۔

❀......❀......❀

گھر میں وہ کیا کسی کو بتاتی بلکہ وہ تو سب کا سامنا ہی ڈرتے ہوئے کرتی تھی کہ کوئی اس کے چہرے کی مردگی نہ دیکھ لے اور پوچھ بیٹھے مگر کئی دنوں سے نیند نہیں آرہی تھی آنکھوں کے نیچے حلقے پڑگئے تھے جو احمد حسن نے ضرور محسوس کیے تھے۔

''کیا بات ہے سبرینہ! آپ کے آنکھوں کے نیچے کتنے حلقے پڑرہے ہیں' بیٹا کچھ کھاتی پیتی نہیں ہو۔'' وہ انہیں ان کے کمرے میں چائے دینے آئی تھی عباد بھی وہیں موجود تھا کوئی بزنس فائل پر ڈسکس ہو رہا تھا۔

''جی نہیں' وہ نیند کی وجہ سے ہو رہے ہیں۔'' اسے ان سے کہتے ہوئے شرم بھی آئی عباد نگاہ جھکائے بیٹھا تھا۔ حمیرا کی جانچتی اور پُرتشویش نگاہیں اس پر ہی تھیں۔

''تم باہر آؤ۔'' وہ جیسے کچھ سمجھ سی گئیں۔

''مجھے شک تو ہو رہا تھا لگتا ہے تمہارا چیک اپ کروالوں۔'' کوریڈور میں آتے ہوئے انہوں نے سبرینہ کا چہرہ کِھلتا ہوا دیکھا وہ تو جھینپ ہی گئی کہ حمیرا کچھ اور ہی سمجھ رہی تھیں۔

''امی ایسی کوئی بات نہیں ہے۔'' وہ بوکھلا کر بولی۔

"چیک اپ کروانے میں کوئی برائی نہیں ہے۔"

سبرینہ کی سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ انہیں کیسے بتائے کہ وہ بات نہیں ہے بلکہ وجہ کچھ اور ہی ہے۔ زبردستی اس کا چیک اپ بھی کروالیا' سبرینہ تو شرم سے پانی پانی ہورہی تھی۔

"نیند مکمل کرلیا کرو۔" انہوں نے اسے سرزنش کی تھی۔

وہ سر جھکا کر رہ گئی کیونکہ حمیرا کچھ خاموش سی ہوگئی تھیں وہ سمجھیں کہ شاید کوئی خوشی کی خبر ہو۔

"عباد رات کو گھر جلدی آیا کرو حالت دیکھو اس کی' دیر تک جاگنے سے ہوئی ہے۔" وہ اسے احساس دلا رہی تھیں کہ جیسے وہ سبرینہ کی جانب سے بے پرواہ ہے' وہ سر کھجانے لگا خفا جو ہو رہی تھیں۔

"میری تو یہ دعا ہے کہ جلدی میں تمہارے بچوں کو بھی دیکھ لوں۔" لہجے میں حسرت تھی۔

"بھابی! آپ کو دادی جان بلا رہی ہیں۔" حمنی اسے بلانے چلی آئی۔

حمیرا دونوں کو ہی لاؤنج میں بٹھا کے سمجھا رہی تھیں چیک اپ کے لیے بھی عباد کے ساتھ ہی گئی تھیں' سبرینہ تو فوراً ہی بھاگ لی۔

"بیٹا! وہ بیوی ہے تمہاری اس کا خیال کرو۔"

"سوری امی! میں تو ہر طرح سے ہی خیال رکھ رہا ہوں۔" وہ منمنایا۔

"بیٹا! تم کچھ مہینوں بعد اسے ساتھ لے کے کینیڈا چلے جاؤ گے جتنے دن وہ یہاں ہے ہمارے پاس اسے خوش تو رکھو۔" انہوں نے اس کی شانے پر ہاتھ رکھ کر سمجھایا وہ سر ہلا کر رہ گیا۔

عباد نے اپنے اور اس کے جانے کے تمام کاغذات تیار کروالیے تھے دو سال کا اس کا وزٹ تھا سب ہی باخبر تھے ایک وہی بے خبر تھی۔

"ان کاغذات پر سائن کرو۔" کاغذات ٹیبل پر پھیلے ہوئے تھے۔ سبرینہ نے چونک کے وحشت زدہ ہو کے دیکھا دل اس کا دھک دھک کرنے لگا یعنی فیصلے کی گھڑی آ گئی تھی۔

"جی کاغذات پر سائن......"

"ہاں جلدی کرو میرے پاس ٹائم نہیں ہے کل ہی مجھے سارا کام کروانا ہے کیونکہ سب گھر والوں ہی کی مرضی سے میں تم سے سائن کروا رہا ہوں۔" ایک اور دھماکا کیا اس کی سماعتوں پر وہ چکرا کے ہی رہ گئی ایسا لگا کہ یہ سن کے ہی دل بند ہونے لگا ہو۔

"فارمل سی یہ زندگی نہیں گزاری جارہی ہے مجھ سے جلدی کرو سائن میری جانب کیا دیکھ رہی ہو۔" اس نے پین اسے پکڑا دیا۔

"نہیں کروں گی' کیوں کروں ہر بار آپ اپنا فیصلہ کیوں سناتے ہیں' کیوں کر رہے ہیں ایسا۔" وہ تو چیخنے لگی عباد بوکھلا گیا اس کی دیوانوں کی طرح حالت جو ہونے لگی تھی۔

"بند کرو آواز تماشہ لگاؤ گی اتنی رات کو یہاں۔" وہ دبے دبے لہجے میں اسے سرزنش کرنے لگا مگر سبرینہ تو سر پکڑ کر نیچے کارپٹ پر ہی بیٹھ کر رونے لگی۔

"تماشہ تو آپ نے بنایا ہے میری زندگی کا' اب آپ کے گھر والے بھی شامل ہوگئے ہیں۔" اسے گھر والوں کا سن کے اور غصہ آنے لگا ورنہ بظاہر سب اس سے کتنی اپنائیت اور محبت سے پیش آتے ہیں اور جب کہ آج کا سارا دن وہ حمیرا کے ساتھ اسپتال میں چیک اپ کے لیے گزار کے آئی تھی پھر وہ سب کیا تھا۔

"نہیں کروں گی سائن' سنا آپ نے۔" اس میں اتنی ہمت اور اعتماد دیکھ کر عباد چونک کے دیکھنے لگا اس کی رنگت پیلی ہوگئی تھی چہرے پر یاسیت الگ چھا رہی تھی وہ جانتا تھا وہ اس کے لیے ہی وہ خود کو اتنی تکلیف دے رہی تھی اس پر ترس آنے لگا تو پیپرز لے کر وہ کمرے سے نکل گیا۔

سبرینہ روتی رہی تھی کوئی بھی تو اسے اب اپنا ہمدردانہ لگا تھا سب ہی شاید اس کے سرد رویے سے بے زار ہوگئے تھے جب ہی عباد کا سب ساتھ دے رہے تھے وہ خوامخواہ اتنے سال خوش فہمی میں رہی کہ وہ سب اسے اپنے دل سے قریب رکھتے ہیں عباد تو ان کا اپنا تھا وہ تو پھر ان کی دور پرے کی تھی مضبوط رشتہ تو کوئی نہ تھا۔

❀.......❀.......❀

صبح عباد کمرے میں آیا تو وہ بے سدھ پڑی تھی وہ گھبرا گیا سبرینہ کا وجود بالکل ساکت لگا' سانس بھی رک رک کے چل رہی تھی۔

"اوہ مائی گاڈ! یہ کیا ہوگیا۔" وہ بیڈ پر پڑے اس کے وجود پر نگاہ ڈال کر زیرِ لب سے محسوس کرنے لگا کہ سانس بھی ہے یا نہیں' فوراً ہی کمرے سے نکلا تھا اتنی صبح ڈاکٹر...... دادی جان ہال کمرے میں تھیں اس کی سمجھ نہیں آرہا تھا کیا کرے' واپس کمرے میں گیا اور سبرینہ کے بے سدھ وجود کو اپنی مضبوط بانہوں میں لیے وہ سیڑھیاں اترنے لگا۔

"عباد سبرینہ کو کیا ہوا ہے؟" دادی جان تو گھبرا ہی گئیں۔

"پتا نہیں دادی آنکھ ہی نہیں کھول رہی ہے۔" وہ باہر نکل گیا تھا' تھوڑی ہی دیر میں گھر میں شور مچ گیا عباد اسے قریب ہی اسپتال لے گیا تھا۔ گھر سے فائز' ارقم' روحیل اور احمد حسن بھی آگئے تھے۔

"ڈاکٹر اینی پرابلم۔" عباد پریشان سا پرائیوٹ روم کے آئی سی یو کے باہر ٹہل رہا تھا ڈاکٹر کو آتے دیکھا تو پوچھ بیٹھا۔

"شدید ذہنی دباؤ کی وجہ سے ان کی ایسی حالت ہوگئی' بہرحال اب نارمل ہیں شام تک انہیں لے جاسکتے ہیں۔" انہوں نے تسلی دی' عباد نے تشکر بھرا سانس بھرا مگر احمد حسن کی تنقیدی اور کڑی نگاہیں اسے چور بنا رہی تھیں۔ وہ نگاہ چراتا ہوا اندر بڑھ گیا تھا' شام تک اسے ڈسچارج کردیا تھا' گھر آکر سبرینہ سب کے متفکر اور غمگین چہرے دیکھ کر افسردگی سے رونے لگی' جانے کیوں اسے سب جھوٹ فریب لگ رہا تھا۔

"سبرینہ! میری بچی کیا ہوگیا ہے کیوں روتی ہو۔" دادی جان کے ہی کمرے میں اسے لیٹایا گیا تھا کیونکہ نقاہت کی وجہ سے وہ سیڑھیاں نہیں چڑھ سکتی تھی۔

"مجھے نہیں جینا' کوئی نہیں ہے میرا۔" وہ چیخنے لگی۔ بیڈ پر دائیں بائیں حمنی اور دریہ بیٹھی تھیں جو اس کے ہاتھ پیر بھی دبا رہی تھیں' اچانک ہی وہ ہذیانی ہوگئی تھی۔

"کیسی بات کررہی ہے' ہم سب ہیں نا۔" دادی جان نے اس کا چہرہ اپنے نحیف ہاتھوں میں پکڑا وہ خود صبح سے کتنی ہی بار اس کی وجہ سے رو چکی تھیں جو بالکل بے ہوش سی تھی نہ آنکھ کھول کر کسی کو دیکھ رہی تھی۔

"نہیں ہیں' سب مجھے اس گھر سے نکالنا چاہتے ہیں۔"

"ارے اللہ نہ کرے جو ہم ایسا سوچیں بھی۔" وہ تو حیرت زدہ ہی رہ گئیں' حمیرا اس کے لیے جوس لے کے آئی تھیں انہوں نے بھی سن لیا تھا۔

"آپ سب مجھ سے جھوٹی محبت کرتے ہیں۔" اس نے روتے ہوئے کہا۔

"سبرینہ کیسی باتیں کررہی ہو بیٹی! ہم کیوں جھوٹی محبت کریں گے تم ہمارے لیے کیا ہو کوئی ہم سے پوچھے۔" حمیرا نے جوس کا گلاس حمنی کو پکڑایا اور خود اس کے قریب بیٹھ گئی تھیں وہ اور شدت سے رونے لگی۔

"پھر آپ نے ان سے کیوں کہا کہ میں پیپرز پر سائن کروں۔"

"کیسے پیپرز......؟" انہوں نے ناسمجھی سے کہا۔ اتنے میں عباد اس کی خیریت پوچھنے اندر آگیا' سبرینہ نے قہر برساتی نگاہ اس پر ڈالی وہ خجل سا ہوگیا۔

"پوچھیے ان سے طلاق نامے پر مجھ سے زبردستی سائن کروا رہے تھے۔"

"کیا......؟" حمیرا تو متوحش زدہ سی رہ گئیں ایسی مکروہ بات دادی جان نے بھی بے یقینی سی نگاہ عباد پر ڈالی۔

"وہ امی طلاق نامہ نہیں تھا پاسپورٹ فارم تھا جو میں سائن کروا رہا تھا جانے یہ کیا الٹا سیدھا سمجھ بیٹھی تھیں۔" وہ اپنے دفاع میں بولا۔

حمیرا کو بھی ساری بات سمجھ آگئی' غصیلی اور خفگی بھری نگاہیں ان کی عباد پر تھیں۔

"حمنی' دریہ تم دونوں جاؤ یہاں سے۔" انہوں نے دونوں کے سامنے بات کرنا مناسب نہیں سمجھا وہ دونوں فوراً ہی اٹھ کر چلی گئی تھیں۔

"عباد تم سے مجھے اتنی کم عقلی کی امید نہیں تھی تم نے نہیں

بتایا اسے کہ تم اسے کینیڈا ساتھ لے کر جاؤ گے۔" وہ اسے سخت سنانے لگیں وہ شرمندگی سے سر کھجانے لگا سبرینہ نے چونک کر سنا۔

"وہ اصل میں نے سوچا کہ سرپرائز دوں گا۔"

"یہاں بچی کی جان پر بن آگئی تمہیں سرپرائز کی پڑی تھی۔" دادی جان کو بھی اس کی یہ بات پسند نا آئی تھی۔

"دیکھا مجھے پتا تھا یہ سبرینہ کو نہیں بتائے گا ہمیں بھی بتانے نہیں دیا۔" حمیرا نے سبرینہ کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرا تھا۔

سبرینہ کے آنسو نکل رہے تھے جو لب کچل کر روکنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔ عباد نے کن انکھیوں سے دیکھا بھی بھولے سے بھی نگاہ نہیں اٹھا رہی تھی۔

"میری بیٹی کو زیادہ تنگ نہیں کیا کرو۔" حمیرا نے اسے اپنے گلے سے لگالیا وہ اور ہی زور زور سے رونے لگی تھی۔

"ہمدردی حاصل کرنے کا یہ اچھا طریقہ ہے۔" وہ اس کے رونے سے کھسیانے لگا۔

"چپ کر ایک تو اس کی جان نکال دی اس پر بھی اسے سنا رہا ہے۔" دادی جان نے عباد کے ایک دھپ رسید کی وہ سر کھجاتا ہوا باہر نکل گیا۔

❀......❀......❀

صبح وہ بڑے فریش انداز میں اٹھا تھا ہونٹوں پر شوخ سی دھن سیٹی پر بجا رہا تھا' سبرینہ کی طبیعت اب پہلے سے قدرے بہتر تھی وہ غسل کر کے باتھ روم سے نکلی دونوں کی نگاہوں کا تصادم ہوا کاسنی لان کے کپڑوں میں ملبوس اس کا سرخ و سپید سراپا نکھر کر اور پیارا لگ رہا تھا' وہ خفگی دکھاتی ہوئی اپنے گیلے بال تولیہ سے خشک کرنے لگی اس دوران عباد جان بوجھ کے اس کی راہ میں حائل ہوگیا۔ سبرینہ نے نگاہ نیچے رکھی اور سائیڈ سے نکل گئی۔

"یعنی تم چاہتی ہو میں ہاتھ جوڑ کے تم سے معافی مانگوں۔" عباد اسے دوبارہ اپنا غصہ دکھانے لگا' روزانہ ہی اسے کبھی ابو سے کبھی دادی جان سے ڈانٹ پڑ رہی تھی کیوں اسے اتنا تنگ کیا۔

"میں ایسا کچھ نہیں چاہتی ہوں۔" تولیہ اسٹینڈ پر لٹکایا اور بالوں کو سمیٹ کے کیچر لگایا' ڈھل کے سراپا اس کا اور زیادہ نکھر گیا تھا' بیماری کی وجہ سے وہ کچھ کمزور سی لگنے لگی تھی۔

"پھر یہ مجھے فضول کے نخرے کیوں دکھا رہی ہو۔"

"میں آپ کو کوئی نخرے نہیں دکھا رہی ہوں اور نا مجھے ایسا شوق ہے کہ آپ سے اپنے ناز نخرے اٹھواتی رہوں۔" انداز میں اس کے اعتماد تھا۔

سب گھر والوں کی حمایت حاصل تھی' سبرینہ نے سوچ لیا تھا دوبارہ وہ خود کو نہیں گرائے گی وہ اتنی بے وقعت نہیں ہے۔

"اوہ یعنی یہ ایک ہفتے میں زبان اس لیے کھل گئی کہ سب کی حمایت جو حاصل ہوگئی ہے۔" عباد نے تمسخر اڑا کے طنز کیا لب اس کے مسکرانے لگے۔

"آپ بھی یہ خوش فہمی نکال دیں کہ میں آپ کے ساتھ کینیڈا چلی جاؤں گی مجھے بھی آپ پر اعتماد نہیں رہا' پتا نہیں وہاں کوئی اپنے لیے چھوڑ آئے ہوں دو تین بچوں کے ساتھ۔" وہ جو اتنی ڈری سہمی رہنے لگی تھی آج اتنی ہمت آ گئی تھی کہ عباد کو دوبدو جواب دے رہی تھی وہ گنگ سا رہ گیا۔

"مجھے بھی آپ کے ساتھ نہیں رہنا اور نا ہی مجھے جانا ہے۔" دوپٹہ اٹھا کر وہ آنکھوں میں نمی لیے تیزی سے کمرے سے نکل گئی۔

عباد تو ہک دک سا رہ گیا' سبرینہ کا ایسا جارحانہ انداز اور وہ خود کو شرمندگی کی اتھاہ گہرائیوں میں گرتا ہوا محسوس کرنے لگا' جسے اتنے سال یہاں اپنے نام پر چھوڑ کے گیا وہ اتنی اندر سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوگئی تھی کہ اس سے اس حد تک بدظن ہوگئی تھی۔

اس نے تو سبرینہ کے لیے ابھی تک کچھ نہیں کیا تھا اس نے اس رشتے کا پاس رکھتے ہوئے سب کو اپنا گرویدہ بنالیا تھا ابو نے بھی صرف سبرینہ کی وجہ سے ہی تو معاف کیا تھا ورنہ وہ تو معافی کے قابل تک نہیں تھا ایک معصوم لڑکی کے ارمانوں کا قتل کر کے اس رات چپکے سے چلا گیا تھا' صرف اس وجہ سے وہ باپ کے طے کیے رشتے کو نہیں مانتا تھا وہ

پسند کی شادی کا قائل تھا مگر آج اسے پتا چل گیا تھا ارینج میرج کو بھی تو لو میرج بنایا جاسکتا ہے۔

سبرینہ نے اپنی نازک موہنے سراپے سے اس کا دل جیت لیا تھا اس کے سارے کام خود کرتی تھی کالج تک سے ریزائن کردیا تھا اس لیے کہ اسے پسند نہیں تھا وہ تو مکمل اس کی پسند اور مرضی کے مطابق کررہی تھی اور اس نے تو ابھی تک اس کے لیے کچھ نہیں کیا تھا دل اندر سے اضطرابیت کا شکار ہوگیا اداسی بکھر گئی کتنا فریش اٹھا تھا مگر سبرینہ کے سرد رویے پر وہ رنجور سا ہوگیا۔ ناشتے کی ٹیبل پر خاموشی سے اس کے لیے وہی ناشتا لائی تھی مگر اپنے رویے سے کسی پر بھی یہ ظاہر نہیں کررہی تھی کہ ان دونوں میں خفگی و ناراضگی چل رہی ہے وہ نارمل ہی سب سے بات کررہی تھی فائز کی معنی خیز باتیں اسی طرح تھیں عباد مگر اس لمحے خاموش تھا جو سبرینہ نے محسوس کیا تھا۔

❀......❀......❀

سبرینہ نے حمیرا بیگم سے کہہ دیا تھا کہ وہ عباد کے ساتھ کینیڈا نہیں جانا چاہتی جس نے بھی سنا وہ متحیر زدہ رہ گیا۔ عباد نے سنا تو اسے تو سن کے غصہ تو آیا مگر اسے دکھ و ملال سا ہونے لگا۔ سبرینہ اس سے اس حد تک بدظن ہوگئی تھی کہ اس کے ساتھ رہنا تک نہیں چاہتی تھی وہ ابو اور امی کے سامنے کچھ نہیں کہنا چاہتا تھا۔

''کیا ڈرامے لگائے ہوئے ہو۔'' عباد پیچ و تاب کھا رہا تھا اسے دیکھ کر کچن میں آ گیا وہ روٹیاں پکارہی تھی کیونکہ رات کو روم میں بھی رات گئے آتی تھی اسے بات کرنے تک کا موقع نہیں دیتی تھی۔ وہ حیرانگی سے عباد کے تپے ہوئے چہرے کو دیکھنے لگی جو اتنا غضب ناک لگ رہا تھا وہ کچھ ڈرسی گئی مگر خود کو نارمل ظاہر کرکے روٹیاں پکانے میں مصروف ظاہر کرنے لگی۔

''کیوں کررہی ہو ایسا؟''

''کیسا کررہی ہوں۔'' اس کے انداز میں اطمینان اور انجان بن تھا۔

''کینیڈا جانے سے جب کہ میں ساری تیاری مکمل کرچکا ہوں۔'' وہ اس کے انجان بننے پر دانت پیسنے لگا۔

سبرینہ نے نگاہ اٹھا کے اس کے لب و لہجے اور انداز پر غور کیا اس کے چہرے سے جھنجلاہٹ اور اکتاہٹ بھی چھلک رہی تھی۔

''میرا دل نہیں کرتا یہاں سے کہیں بھی جانے کو آپ کو جانا ہے تو آپ چلے جایئے میں آپ کو تو نہیں روک رہی ہوں میں پہلے بھی اکیلی تھی اب بھی رہ لوں گی میرے پاس سب موجود ہیں مجھے نہیں ضرورت آپ کی کیونکہ میں ان سب کے بغیر نہیں رہ سکتی ناہی مجھے عادت ہے رہنے کی آپ کو تو عادت ہے سب کے بغیر رہنے کی رہ لیں آپ جاکر۔''

اس نے روٹیاں پکانے کے بعد برنر بند کیا روٹیوں کو رومال میں لپیٹ کے ہاٹ پاٹ میں رکھا سنک میں جاکر ہاتھ دھونے لگی۔

سبرینہ کی ایک ایک بات میں طنز تھا وہ چونک کر رہ گیا' کتنے آرام سے وہ اسے سب کچھ باور کراگئی تھی کہ اسے ان رشتوں کی ضرورت نہیں ہے جب ہی جانے کی بات کررہا ہے۔

''میری وہاں جاب ہے۔'' لہجے میں حسرت و یاس پنہاں تھا۔

''آپ اپنی جاب جوائن کریں مگر میں ان سب کو چھوڑ کے نہیں جاسکتی۔'' نگاہ نیچی کیے اسے قطعیت بھرے لہجے میں انکار کرکے دھپ دھپ کرتی ہوئی چلی گئی۔ حمیرا بیگم باہر کھڑی سب سن رہی تھیں انہیں عباد پر ترس آنے لگا' کتنا خوش تھا کہ وہ وہاں جاکر اسے اتنا خوش رکھے گا کہ وہ سب غم بھول جائے گی۔

''نہیں میں ان دونوں کو الگ نہیں ہونے دوں گی' سبرینہ کو سمجھانا ہے۔'' وہ مصمم ارادہ کرتے سبرینہ کے روم کی سمت بڑھ گئیں۔

''سبرینہ بیٹا کچھ کررہی ہو۔'' حمیرا بیگم اس سے مخاطب ہوتے ہوئے اندر چلی آئیں وہ وارڈ روب کھولے جانے کیا کررہی تھی انہیں دیکھ کر گڑبڑا گئی وہ استفہامیہ نگاہوں سے ان کے پرتفکر چہرے کو دیکھنے لگی۔

''جی کچھ نہیں الماری کچھ الٹ پلٹ ہوگئی تھی طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے کچھ بھی دیکھا ہی نہیں سوچا کہ کھانے میں تو ابھی ٹائم ہے جب تک یہ بھی ٹھیک کرلوں۔'' وہ مسکرا کے انہیں بیڈ پر بیٹھنے کا اشارہ کرنے لگی' حمیرا بیگم آہستگی سے بیٹھ گئیں سبرینہ سمجھ گئی ضرور وہ کچھ کہنا چاہتی ہیں۔

''سبرینہ بیٹا' جو تم کررہی ہو یہ ٹھیک نہیں ہے عباد نے غلط کیا ہے تمہارے ساتھ میں مانتی ہوں مگر اب تو وہ اپنے کیے پر شرمندہ ہے نادم ہے تم اسے معاف نہیں کرسکتیں۔'' انہوں نے سبرینہ کے نرم وملائم سے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھام لیے وہ سر جھکا کر رہ گئی۔

''تم یہ مت سمجھنا کہ میں عباد کی سائیڈ لے رہی ہوں' بیٹا میں ماں ہوں اس کی مجھے بہت فکر ہے اس کی بھی اور تمہاری اس لیے کہ وہ یہاں سے بددل ہوکر واپس نہ چلا جائے۔ تمہیں ساتھ لے کے جائے کیونکہ مجھے خوشی اس وقت زیادہ ہوگی جب تم بھی اس کے ساتھ ہوگی اور تم دونوں خوش رہو گے۔'' ان کی آواز بھیگ گئی آنکھوں میں نمی در آئی' سبرینہ نے تڑپ کے ان کے ہاتھوں پر اپنا ہاتھ رکھا۔

''مامی میں اس لیے ان کے ساتھ جانے سے منع نہیں کررہی ہوں کہ میں ان سے ناراض ہوں بلکہ اس لیے کہ میں آپ سب کے بغیر وہاں اکیلی کیسے رہوں گی' میں آپ سب کے بغیر نہیں رہ سکتی۔'' اس نے ان کے شانے پر اپنا سر رکھ دیا آواز اس کی بھرا گئی تھی وہ اپنی بات کسی کو ابھی تک سمجھا بھی تو نہیں سکی تھی کہ وہ کیا سوچ کے منع کررہی ہے۔

''سبرینہ عباد کی وہاں جاب ہے۔''

''مامی کیا وہ اپنے ملک میں رہ کر نہیں کرسکتے جاب ماموں جان کا بزنس ہے' فائز چھوٹا ہے وہ کب تک اکیلے سنبھالیں گیں۔'' وہ آنسوؤں کے درمیان ان سے اپنے دل کی بات شیئر کررہی تھی وہ تو اس گھر کے سارے مکین کی فکر کرتی تھی عباد تو پھر اس کا سب کچھ تھا وہ یہ دیکھنا چاہتی تھی وہ اس کا کتنا خیال کرتا ہے اور اپنا جانا بھی کینسل کرتا ہے یا نہیں۔

''ہوں یہ تم نے ٹھیک کہا میں بھی تو یہی چاہتی ہوں عباد میری نظروں کے سامنے رہے بہت عرصہ وہ ہم سے دور رہ لیا ہے۔'' وہ سن کے خوش ہوگئیں دل ایک دم ہلکا پھلکا سا ہوگیا تھا۔

''تم اگر اسے خود سے جانے سے روکو گی' تو مجھے یقین ہے وہ مان لے گا۔'' ان کے لہجے میں یقین اور وثوق تھا۔

''آپ فکر نہیں کریں آپ کی خاطر میں انہیں روک لوں گی' آپ اداس نہیں ہوں مجھے شرمندگی ہورہی ہے۔'' اس نے ان کے آنسو اپنے آنچل سے صاف کیے' حمیرا بیگم کے لب مسکرا اٹھے اس کے سر پر شفقت اور پیار سے ہاتھ پھیرا اور اپنے شانے سے لگالیا۔

''مجھے فخر ہے کہ تم جیسی لڑکی میری بہو ہے ورنہ لوگ تو بیوؤں کا رونا روتے ہیں وہ ٹھیک نہیں ہے۔'' ان کے لہجے میں رشک چھلک رہا تھا۔ سبرینہ نے مسکرا کے انہیں دیکھا وہ بھی تو خود پر رشک کرتی تھی کہ اتنی اچھی محبت کرنے والی سسرال ملی ہے۔

❀......❀......❀

عباد نے خاموشی اختیار کرلی تھی دادی جان کے کمرے میں وہ گھنٹوں لیٹا رہتا' سبرینہ سے بھی وہ بات نہیں کررہا تھا۔ دریہ سے اپنے سارے کام کروا رہا تھا' سبرینہ سمجھ رہی تھی یہ بھی ناراضگی اور خفگی کا انداز ہے۔

''کیا بات ہے تم دونوں کی بات چیت بند ہے۔'' دادی جان تو ہر وقت دونوں کو جانچتی اور تفتیشی نگاہوں سے دیکھتی رہتی تھیں۔

سبرینہ نے پہلو بدلا جبکہ عباد ٹانگ پر ٹانگ جمائے ان کے بیڈ پر لیٹا تھا' سبرینہ عباد کے لیے خود چائے بنا کے لائی تھی لیکن عباد نے پینے سے صاف انکار کردیا تھا۔

''نن...... نہیں تو دادی جان۔'' سبرینہ نے مسکرا کے ایسے تاثر دیا جیسے سچ میں کوئی بات نہیں' عباد کی اچٹتی نگاہ اٹھی وہ خفیف سی ہوگئی۔

''پھر تم دونوں کی بات چیت کیوں نہیں ہورہی ہے۔''

''میں تو کرتی ہوں کیوں آپ بھی بولیے نا؟'' سبرینہ

نے عباد سے بھی تائید چاہی جو لاتعلقی اور سرد مہری لیے ہنوز دراز تھا۔

"مجھے تمہاری طرح جھوٹ بولنے کی عادت نہیں ہے۔" تڑخ کے روٹھے پن سے جواب دیا اور اٹھ کر روم سے نکل گیا۔

❁......❁......❁

صبح اس کی آنکھ اٹاخ پٹخ سے کھلی عباد جانے کیا کیا پھاڑ پھاڑ کے پھینک رہا تھا' سبرینہ تو اچھل کے اٹھ بیٹھی اتنی صبح وہ کیا کر رہا تھا' کمبل دور کیا آنچل شانے پر ڈالا اور اس کے سر پر پہنچ گئی۔

"یہ کیا کر رہے ہیں؟" اس نے حیرانگی میں مبتلا ہو کر اس کی حرکات سکنات کو استفہامیہ نگاہوں سے دیکھا' وہ کاغذات کے پرزے پرزے کر رہا تھا۔

"پھینک رہا ہوں جب تم ہی ساتھ نہیں ہو تو میرا بھی جانا بے کار ہے۔" ہاتھ جھاڑ کے وہ کھڑا ہو گیا' بلیو نائٹ ڈریس میں ہلکی بڑھی ہوئی شیو کے ساتھ اتنا سوبر اور معتبر لگ رہا تھا' سبرینہ مبہوت سی رہ گئی۔

"میں نے آپ کو جانے سے تو نہیں روکا۔" سبرینہ کو خوشی بھی ہوئی کہ عباد کے دل میں وہ اہمیت رکھتی ہے جب ہی اس نے اپنا ارادہ بدل دیا تھا اسے یقین نہیں آ رہا تھا۔

"تم نے یہ بھی تو نہیں کہا کہ آپ نہیں جائیے۔" عباد نے اس کی کمر میں بازو حمائل کر کے خود سے قریب کر لیا سبرینہ حواس باختہ سی رہ گئی' عباد کی اچانک افتاد پر جو اتنی لگاوٹ سے اس کے قریب آ گیا۔

"مجھے امی نے سب بتا دیا ہے مجھ سے ڈائریکٹ نہیں بول سکتی تھیں تمہاری مرضی کیا ہے۔" اس نے اس کی ناک دبائی۔

"خوش ہو جاؤ میں بھی نہیں جا رہا۔" اس نے شوخ سی جسارت کی' سبرینہ چھوئی موئی سی ہو کر اس کے شانے سے لگ گئی۔

"میں نے تمہارا دل دکھایا تمہارے ارمانوں کا قتل کیا میں دیکھنا سب کا ازالہ کر دوں گا کیونکہ سبرینہ تم ایک دم نہیں آہستہ آہستہ میرے دل میں اپنا مقام بناتی گئی ہو میرے گھر والوں کا تو دل جیت ہی لیا تم نے میرا بھی دل جیت لیا۔"

عباد نے اس کے ماتھے پر اپنے پیار کی مہر ثبت کی' سبرینہ کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ اس کی پیاسی زندگی کو وہ اس طرح سیراب کرے گا اس پر اوپر والے نے اپنی رحمتوں کی بارش شروع کر دی تھی اس کے تن من دھن کا مالک اچانک سے یوں اسے سمیٹ لے گا اس نے سوچا نہیں تھا۔

"آپ نے میرے ساتھ بہت برا کیا ہے۔" اس نے شکوہ کیا۔

"اب دیکھنا سب سے اچھا بھی میں ہی کروں گا۔" شرارت اور معنی خیزی سے مسکرا کے اسے اپنے سینے میں سمو لیا' سبرینہ نے پرسکون ہو کے اس کے سینے میں منہ چھپا لیا۔

"میری سوچ غلط تھی کہ ارینج میرج کبھی کامیاب نہیں ہوتی' لو میرج ہی کامیاب رہتی ہے مگر آج مجھے خود پر رشک آ رہا ہے کہ میری ارینج میرج لو میرج بن گئی ہے اور اتنی خوب صورت لڑکی کو میری بیوی بنا دیا ہے۔" عباد نے دل سے اعتراف کیا۔

"دل سے کہہ رہے ہیں یا پھر کمپرومائز کر رہے ہیں۔" سبرینہ نے سر اٹھایا۔

"کمپرومائز بھی محبت کا نام ہوتا ہے ویسے میں کمپرومائز نہیں کر رہا ہوں' دل سے کہہ رہا ہوں۔" وہ اس کی بے یقینی سمجھ رہا تھا مگر سوچ لیا تھا سبرینہ کو اپنے ہر اقدام سے محبت کا اظہار کرتا رہے گا۔ عباد نے مسکرا کے اس کو اپنے بازوؤں کے حصار میں لے لیا۔

آج روپہلی صبح کا آغاز ہوا تھا کتنے برسوں بعد اس کی بے رنگ زندگی میں رنگوں کی برسات ہوئی تھی۔ سبرینہ نے آنکھیں بند کر کے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا' اس کا روٹھا سجن لوٹ آیا تھا۔